رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

# فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی

سرپرستان ۔ معاونین ۔ چندہ عام ۔ ششماہی ۔ بیرون ہند ۸ شلنگ

قیمت فی پرچہ ۱/

مینیجر: رشید احمد خاں

تاریخہائے اشاعت:- ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## خطبہ جمعہ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۳۹ء

# ۱۵ اگست کو تحریک جدید کے متعلق جلسے کئے جائیں

## فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- میں نے تحریک جدید کے متعلق گذشتہ سال بھی اسی زمانہ میں

### ایک جلسہ

مقرر کیا تھا۔ اور اس سال پھر میں اس کے متعلق ایک جلسہ کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس کے لئے

### ۱۵ اگست ۳۹ء کی تاریخ

مقرر کرتا ہوں (جمعہ میں اعلان ۳۰ جولائی کا کیا تھا۔ مگر اس تاریخ کو دعوت وتبلیغ کا مقرر کردہ جلسہ ہے۔ اس لئے تاریخ بدل دی گئی) جیسا کہ میں نے پہلی دفعہ بیان کیا تھا۔ ایسے جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے پہلے مختلف محلوں میں اور مختلف مقامات پر چھوٹے چھوٹے جلسے کرنے ضروری ہیں۔ اور ایسے کم سے کم تین جلسے ہونے چاہئیں۔ ایک عورتوں کا۔ ایک نوجوانوں کا۔ اور ایک بڑی عمر کے آدمیوں کا۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ تینوں جلسے اس طرح ہوں کہ ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کے جلسہ میں شریک ہونے کی اجازت نہ ہو۔ بلکہ ہر جلسہ میں دوسرے لوگ بھی شامل ہوں۔ مثلاً نوجوانوں کے جلسہ میں یا بڑوں کے جلسہ میں علماء کی جو تقریریں ہوں۔ اگر پس پردہ عورتیں بھی ان کو سن سکیں۔ تو یہ نامناسب نہیں۔ بلکہ پسندیدہ ہے۔ لیکن چونکہ ہر طبقہ کے لئے اس کے حالات کو دیکھتے ہوئے بعض مخصوص خیالات کا سننا اور سنوانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے

### علیحدہ علیحدہ جلسوں کی تجویز

میں نے کی ہے۔ اور ان جلسوں کے آخر میں ۱۵ اگست کو ایک بڑا جلسہ ہو۔ جس میں سب مرد۔ عورتیں۔ جوان۔ بچے۔ بوڑھے شریک ہوں۔ بلکہ شہر کے علاوہ علاقہ کے احمدی بھی شامل ہوں۔ اور اس تحریک سے پوری طرح آگاہ ہوں۔

میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ بہت سے دوستوں کے وعدے تھے۔ کہ وہ جون یا جولائی تک اپنے وعدے پورے کر دیں گے۔ اس کے لئے سب جماعتیں تحریک کریں۔ کہ

**سب وعدے ۱۵ اگست تک ادا ہو جائیں**

تا وہ ثواب میں چھ ماہ آگے بڑھ جائیں۔ آخر جو رقم دینی ہے۔ وہ دینی ہی ہے۔ اور جو وقت پر یا وقت سے پہلے ادا کر دے۔ وہ ثواب کا زیادہ مستحق ہو جاتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ توجہ دلائی ہے۔ کہ جو لوگ اس بات کا خیال کرتے ہیں۔ کہ آخری وقت پر وعدہ پورا کر دیں گے۔ وہ کبھی اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ بالعموم ناکام رہتے ہیں۔ اور ان کے کاموں میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح وہ لوگ جو اس انتظار میں رہتے ہیں۔ کہ آخری وقت پر نماز ادا کر لیں گے۔ بسا اوقات محروم رہ جاتے ہیں۔ وہ انتظار ہی کرتے رہتے ہیں۔ اور سورج چڑھ آتا ہے۔ یا عصر کا وقت ہوتا ہے۔ تو سورج غروب ہو جاتا ہے۔ پس کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ

### نیکی کو وقت پر ادا کیا جائے

اور نیکی کے معاملہ میں تعجیل سے کام لیا جائے میں نے بارہا وہ مثال دی ہے۔ کہ جب ایک مخلص صحابی باوجود تیاری جنگ کی طاقت رکھنے کے اس خیال سے تاخیر کرتے رہے۔ کہ بعد میں تیاری کر لوں گا۔ لیکن بعد میں ایسے مواقع پیش آ گئے۔ کہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جہاد کے ثواب سے الگ محروم رہے۔ اور خدا اور رسول کی ناراضگی کے مورد علیحدہ ہوئے۔ حتیٰ کہ ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## تین صحابہ رضؓ کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم سے بائیکاٹ

کیا گیا۔ ان کے عزیز ترین دوستوں نے ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور مسلمانوں کا ان سے بات چیت کرنا تو الگ رہا۔ وہ ان کے متعلق کوئی اشارہ کرنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہُوا۔ کہ انہوں نے

### نیکی کرنے میں سستی سے کام لیا

حالانکہ ایک صحابی بیان کرتے ہیں۔ کہ میرے پاس سامان موجود تھا۔ مگر صرف سستی سے کام لیا۔ اور کہا کہ میں تیاری کر لوں گا۔ سب سامان میرے پاس موجود ہے۔ تو جب کوئی شخص نیکی میں تاخیر کرتا ہے۔ تو اگر اس کے اندر

### کبر اور خود پسندی

کا مادہ پیدا ہو جائے۔ تو بعد میں اللہ تعالےٰ اسے ثواب سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ اور اگر یہ نہ بھی ہو۔ تو بھی کم سے کم ثواب کے اتنے دن تو گئے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے رستہ میں خرچ کرتے اور اسے قرض دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو وہی بڑھا کر واپس کرتا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے۔ اور اسے زیادہ نہ ملے۔ جس طرح کھیت میں بیج ڈالا جاتا ہے۔ تو اس کے ایک دانے سے ستر ستر دانے نکلتے ہیں۔ اسی طرح جو شخص

### دین کی راہ میں قربانی

کرتا ہے۔ اسے ایک ایک کے ستر ستر بلکہ اس سے بھی زیادہ ملتے ہیں۔ مگر بعض نادان اس امید میں رہتے ہیں۔ کہ انہیں ایک کے ستر اسی دنیا میں مل جائیں۔ حالانکہ اس دنیا کی نعماء کی اخروی نعمتوں کے مقابلہ میں کوئی بھی حیثیت نہیں۔ اگر یہاں ایک کے ستر بلکہ سات سَو بھی مل جائیں۔ تو وہ اتنے مفید نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کا اثر محدود ہو گا۔ اگر

### انسان کی اوسط عمر

ستر سال بھی فرض کر لی جائے۔ جو اس زمانہ میں ناممکن ہے۔ ہندوستان میں اوسط عمر تیس بلکہ ۲۷ سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اگر بفرض محال ستر سال بھی تسلیم کر لی جائے۔ تو یہ عرصہ اس لمبے اور غیر محدود عرصہ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ جو موت کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یہاں یہ نعمتیں کس کام آسکتی ہیں۔ اور اس

### محدود عرصہ میں

ان سے کیا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کسی شخص سے کہا جائے۔ کہ تمہیں اس پڑاؤ پر آرام مل سکتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جب تم منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ۔ تو تمہارے اور تمہارے بیوی بچوں کے لئے عمر بھر کے واسطے آرام کا انتظام ہو جائے ان دونوں میں سے تمہیں کونسا آرام پسند ہے۔ تو ہر معقول انسان منزل پر پہنچ کر عمر بھر کے آرام کو ترجیح دیگا۔ اور جب انسان کو ایک ایسی زندگی کے دَور سے گذرنا ہے۔ جس کے متعلق قرآن کریم نے خالدًا اور ابدًا کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ تو ایسی

### ابدی اور خلود کی زندگی

کے آرام پر اس چند روزہ زندگی کے آرام کو ترجیح دینا نادانی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ مگر پھر بھی بعض نادان قربانی کرنے کے بعد یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ انہیں اسی زندگی میں مالی صورت میں نفع ملے۔ اور جب وہ اس سے محروم رہتے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ثواب کے کاموں سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسی چیز کو بدلہ قرار دیتے ہیں۔ جو در اصل بدلہ نہیں ہوتا۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ اگر کسی عاقل کے سامنے یہ بات رکھی جائے۔ کہ وہ اس چند روزہ زندگی کے بدلہ کو پسند کرتا ہے۔ یا آخرت کے غیر محدود انعامات کو۔ تو وہ ضرور

### آخرت کے انعامات

کو ترجیح دے گا۔ جو لوگ اس دنیا کے بدلہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کی مثال عقل کے معاملہ میں اس میراثی کی ہے۔ جو کسی واعظ کا وعظ سننے کے لئے چلا گیا۔ واعظ یہ کہہ رہا تھا۔ کہ نماز پڑھنی چاہیئے۔ اس نے یہ بات سُنی۔ تو واعظ سے کہا۔ کہ آپ نے وعظ تو بڑا کیا ہے۔ مگر یہ تو بتاؤ۔ کہ اگر نماز پڑھیں۔ تو کیا ملے گا۔ واعظ کو جلدی میں اور تو کوئی جواب نہ سُوجھا اس نے کہہ دیا۔ کہ نماز پڑھنے سے نُور ملتا ہے اس پر اس نے نماز شروع کر دی۔ اور چار نمازیں پڑھیں۔ صبح کی نماز کے وقت سردی بہت تھی۔ اس نے سوچا۔ کہ واعظ نے کوئی تیمم کا مسئلہ بھی بیان کیا تھا۔ سو اس وقت میں تیمم کر کے ہی نماز پڑھ لیتا ہوں۔ اس نے تیمم کے لئے ہاتھ مارا۔ تو اتفاقًا اس کے ہاتھ توے پر پڑے۔ اور اس نے وہی منہ اور ہاتھ پر پھیر لئے۔ اور یہ پانچ نمازیں پڑھنے کے بعد اس نے خیال کیا۔ کہ اب مجھے نور مل گیا ہو گا۔ ذرا روشنی ہوئی۔ تو اس نے اپنی بیوی کو جگایا۔ اور کہا۔ کہ دیکھو کوئی نور آیا ہے۔ یا نہیں۔ بیوی نے اس کے چہرے کو دیکھا تو کہا۔ یہ تو میں جانتی نہیں۔ کہ نور کیا ہوتا ہے۔ ہاں اگر وہ کوئی کالی کالی چیز ہوتی ہے۔ تو پھر تو بہت ہے۔ میراثی نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔ اور وہ چونکہ براہِ راست توے پر پڑے تھے۔ اس لئے وہ بہت زیادہ سیاہ تھے۔ اس نے کہا۔ کہ اگر نو نور کالا ہی ہوتا ہے۔ تو پھر تو گٹھڑیاں باندھ کر آیا ہے یہی مثال ان لوگوں کی ہوتی ہے۔ جو خدا کی راہ میں قربانی کر کے اسی دنیا میں بدلہ کے منتظر رہتے ہیں۔ وہ پانچ نمازیں پڑھنے کے بعد توقع رکھتے ہیں۔ کہ ان کے چہرہ پر نُور کے آثار ظاہر ہوں۔ اور یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ اس دنیا میں تو کسی نہ کسی طرح گزارہ ہو ہی جاتا ہے۔ مگر وہ

### غیر محدود زندگی

جہاں تمام رشتے ناطے ٹوٹ جاتے ہیں۔ ماں کو بیٹے سے۔ اور بیٹے کو ماں سے۔ بیوی کو خاوند سے۔ خاوند کو بیوی سے۔ بھائی کو بھائی سے اور بہن کو بہن سے کسی مدد کی امید نہیں ہو سکتی۔ وہاں کس طرح کام چلے گا۔ جب ہر انسان خوف سے لرز رہا ہو گا۔ وہ وقت ایسا ہو گا۔ جب کوئی کسی کا ساتھ نہ دے گا۔ اس وقت انسان کہے گا۔ کہ کاش کوئی چیز میرے خزانہ میں ہوتی۔ اور آج میرے کام آتی۔ جب انسان ترساں و لرزاں ہو گا۔ گھبرایا ہُوا ہو گا۔ ایسے وقت میں اگر خدا تعالےٰ کے فرشتے آکر کسی سے کہیں۔ کہ یہ زادِ راہ تمہارے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے۔ تو یہ انعام زیادہ ہے۔ یا یہ کہ یہاں دین کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کے بدلہ میں ایک ایک کے ستر ستر مل جائیں۔ ہماری جماعت کے

### جو لوگ چندہ دیتے ہیں

اس کی اوسط تین روپے فی کس بنتی ہے۔ جسے ستر سے ضرب دی جائے۔ تو دو سو دس روپیہ سال کے ہوتے ہیں۔ اور سترہ روپیہ چند آنے ماہوار ہوتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ کوئی بڑا مال نہیں۔ بمبئی اور کلکتہ میں ایسے ایسے ہندوستانی موجود ہیں۔ جو لاکھ لاکھ اور دو دو لاکھ روپیہ ماہوار کماتے ہیں۔ حالانکہ ہندوستان ایک گرا ہُوا ملک ہے اس کے مقابلہ میں سترہ روپیہ کی حیثیت ہی کیا ہے۔ لیکن اگر اس معمولی سی رقم کی بجائے وہ چیز مل جائے۔ کہ جس کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اور ایسی تکلیف کے وقت میں ملے۔ جبکہ ہر شخص ایک مصیبت میں مبتلا ہو گا۔ اور کہے گا۔ کہ کاش میری دولت کا چوتھا حصہ لے لیا جائے۔ کاش نصف لے لیا جائے۔ بلکہ ساری دولت میری لے لی جائے۔ اور اس انعام میں سے مجھے کچھ حصہ مل جائے۔ تو غور کرو۔ یہ کتنا بڑا انعام ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ قیامت کے روز کافر کہیں گے۔ کہ کاش ہماری ساری دولت لے لی جائے۔ اور ہمیں کوئی ثواب بے شک نہ ملے۔ مگر اس عذاب سے نجات مل جائے۔ اور جن لوگوں کو ایک معمولی سی قربانی کے بدلہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس ثواب کا وعدہ ہے۔ وہ اگر اس پر اس دنیا کے معمولی نفع کو ترجیح دیں۔ تو ان کی نادانی میں کیا شک ہے۔ مگر کئی ایسے نادان ہیں۔ جو

### معمولی سی قربانی کرنے کے بعد

چاہتے ہیں۔ کہ اسی دنیا میں ان کو نفع پہنچے۔ اور جب نہیں پہنچتا۔ تو سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے ساتھ دھوکا ہُوا۔ ہم سے قربانی کرا لی گئی۔ مگر بدلہ کوئی نہیں ملا۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے۔ کہ استاد نے مجھ سے چار روپیہ فیس تو لے لی۔ مگر اس کے عوض مجھے دیا کچھ نہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتا۔ کہ اس نے جو علم سکھایا ہے۔ وہ چار کروڑ روپیہ سے زیادہ قیمتی ہے۔ جو طالب علم فیس کے بدلہ میں امید رکھتا ہے۔ کہ اسے استاد کی طرف سے روپیہ ملے گا۔ وہ کبھی خوش نہیں ہو سکتا۔ اور اطمینان حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس فیس کے بدلہ میں جو روپے ملتے ہیں۔ وہ جیب میں نہیں۔ بلکہ دل میں ڈالے جاتے ہیں۔ وہ شوق سے علم حاصل کرتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ دنیا میں جو نفع حاصل ہوتا ہے۔ وہ اس نفع کے مقابلہ میں جو آخرت میں ملتا ہے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔

پھر دنیا میں یہ قاعدہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی بنک کو قبل از وقت ادائیگی کر دیتا ہے۔ تو اسے ڈسکاؤنٹ ملتا ہے۔ مثلاً اگر ۳۰ر جولائی کو رقم واجب الادا ہے۔ اور وہ ۳۰ر جون کو ہی ادا کر دیتا ہے۔ تو بنک اسے آٹھ آنے یا چار آنے سینکڑہ ڈسکاؤنٹ کاٹ کر بھیج دیگا۔ گویا اسے

### قبل از وقت ادائیگی کا منافعہ

دیگا۔ یہی حال اللہ تعالےٰ کا ہے۔ جو شخص بروقت اور جلدی اپنا وعدہ پورا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کا ڈسکاؤنٹ اس کو ضرور دیتا ہے۔ اگر بنک اپنے محدود مال کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ ڈسکاؤنٹ ادا کرتا ہے۔ تو یہ کیونکر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص وقت سے پہلے اپنا وعدہ پورا کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ڈسکاؤنٹ نہیں دے گا۔ وہ دے گا۔ اور ضرور دیگا۔ مگر وہ چاندی یا سونے کے سکے میں نہیں ہوگا۔ بلکہ نور اور برکت کی صورت میں ہوگا۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے پاس لوگ گئے۔ اور کہا۔ کہ روم کا بادشاہ ہم سے جزیہ مانگتا ہے۔ دیں یا نہ دیں۔ ان کا مقصد اس سوال سے فتنہ پیدا کرنا تھا۔ ان کا خیال تھا۔ کہ اگر آپ کہیں گے۔ کہ نہ دو۔ تو ان کو شرارت کا موقعہ مل جائے گا۔ اور کہہ سکیں گے۔ کہ یہ حکومت کا باغی ہے۔ اور اگر کہیں گے۔ کہ دیدو۔ تو پھر کہہ سکیں گے۔ کہ تم جو کہتے ہو۔ کہ میں

## خدا تعالیٰ کا نبی اور یہود کا بادشاہ

ہوں۔ یہ کیونکر صحیح ہے۔ اپنی طرف سے انہوں نے بڑی چالاکی کی۔ اور سمجھا۔ کہ اس طرح آپ پکڑے جائیں گے۔ مگر آپ نے کہا۔ کہ قیصر کیا مانگتا ہے۔ انہوں نے سکہ نکال کر دکھایا کہ یہ مانگتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت بھی سکہ پر بادشاہ وقت کا کوئی نہ کوئی نشان ضرور ہوتا ہوگا۔ آپ نے اس سکہ پر قیصر کی تصویر یا نشان دیکھا۔ تو فرمایا۔ کہ یہ قیصر کا ہے۔ اس لئے اسے دو۔ اور جو خدا کا ہے۔ وہ خدا کو دو۔ یعنی یہ روپیہ تو بنا ہوا ہی قیصر کا ہے۔ یہ اسے دو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ٹیکس اطاعت کا ہے۔ وہ اسے دو۔

## اللہ تعالیٰ کے سکے

اور ہیں۔ اور وہ انہی میں بدلہ ادا کرتا ہے۔ ہاں یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کی مشکلات کو دیکھ کر کبھی دنیوی نفع بھی ان کو دے دیتا ہے۔ اور اس دنیا میں بھی فضل کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ہزارہا احمدیوں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ میں مکہ میں تھا۔ اور کچھ روپیہ کی ضرورت پیش آئی۔ اس وقت آپ طالب علم تھے۔ طالب علموں کی ضروریات بھی محدود ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس وقت آپ کو دس پندرہ روپیہ کی ہی ضرورت تھی۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ میں نے دل میں کہا۔ کہ کسی سے مانگوں گا نہیں۔ اور مصلےٰ بچھا کر نماز پڑھنے لگ گیا۔ نماز کے بعد جب مصلےٰ اٹھا کر چلنے لگا۔ تو دیکھا کہ

## مصلےٰ کے نیچے ایک پونڈ

پڑا ہوا تھا۔ اب چاہے وہ پہلے ہی وہاں پڑا ہوا ہو۔ چاہے اس وقت کسی کی جیب سے اچھل کر وہاں جا پڑا ہو۔ اور چاہے فرشتوں نے رکھدیا ہو۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے آپ کی مشکلات کو دیکھ کر اس رنگ میں آپ کی مدد فرما دی۔ میں نے اپنا ایک واقعہ بھی کئی دفعہ سنایا ہے۔ ایک دفعہ میں سفر پر تھا۔ اور کسی روحانی تحریک کے ماتحت جس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے خیال کیا۔ کہ

## یہاں ایک روپیہ مجھے ملے

ہم لوگ چلے جا رہے تھے۔ اور بعض احمدی میرے ساتھ تھے۔ سامنے ایک گاؤں تھا۔ اور کچھ لوگ کھڑے نظر آ رہے تھے۔ میرے ساتھیوں نے بتایا۔ کہ اس گاؤں کا نمبردار شدید مخالف ہے۔ اور وہی اپنے ساتھیوں سمیت کھڑا ہے۔ یہ لوگ احمدیوں کو مارتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنے گاؤں میں سے کسی احمدی کو گذرنے بھی نہیں دیتے۔ میرے بعض ساتھیوں نے مشورہ دیا۔ کہ گاؤں کے باہر باہر چلنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ لوگ کوئی گالی گلوچ کریں۔ ابھی یہ باتیں کر ہی رہے تھے۔ کہ گاؤں نزدیک آ گیا۔ جب میں اس نمبردار کے مکان کے قریب پہنچا۔ تو وہ دوڑ کر آگے آیا۔ اور ایک روپیہ پیش کیا۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو سبق دلانے کے لئے ایک بات میرے دل میں پیدا کی۔ اور اپنی محبت کا تجربہ کرانے کے لئے میرے منہ سے سوال کرا دیا۔ کہ روپیہ ملے۔ اور دوسری طرف جماعت کے دوستوں کو اس کا احساس کرایا۔ کہ یہ دشمنوں کا گاؤں ہے۔ اور پھر اس نشان کو اسی گاؤں کے سب سے بڑے مخالف کے ذریعہ پورا کرا دیا۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک نشان تھا۔ اور اس نے بتایا۔ کہ ہم جب چاہیں۔ اور جہاں سے چاہیں۔ دلوا سکتے ہیں۔ مجھے یاد ہے۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

جب آپ باغ میں فروکش تھے۔ ایک دفعہ آپ نے جبکہ میں بھی پاس تھا۔ والدہ صاحبہ سے فرمایا۔ کہ آجکل مالی تنگی بہت ہے۔ لنگر خانہ کا خرچ بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ بعض دوستوں سے قرض لیا جائے۔ اسی روز جب آپ ظہر یا جمعہ کی نماز کے لئے باہر گئے۔ اور پھر نماز کے بعد واپس تشریف لائے۔ تو فرمایا۔ کہ ایک غریب آدمی جس کے کپڑے بھی پھٹے ہوئے تھے۔ اس نے میرے ہاتھ میں ایک پوٹلی دی تھی۔ اس کے کپڑے اتنے پھٹے ہوئے اور بوسیدہ تھے۔ کہ میں نے سمجھا۔ اس پوٹلی میں چند پیسے ہوں گے لیکن دراصل اس میں سوا دو سو روپے تھے آپ نے فرمایا۔ کہ ابھی میرے دل میں قرضہ لینے کا خیال تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے خود ہی ضرورت کو پورا کر دیا۔ تو بعض اوقات اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی بندوں کی ضرورتوں کے لئے روپیہ مہیا کر دیتا ہے۔ چند سال ہوئے مجھے ایک

## مکان کی تعمیر کے لئے روپیہ کی ضرورت

پیش آئی۔ میں نے اندازہ کرایا۔ تو مکان کے لئے اور اس وقت کی بعض اور ضروریات کے لئے دس ہزار روپیہ درکار تھا۔ میں نے خیال کیا۔ کہ جائداد کا کوئی حصہ بیچ دوں۔ یا کسی سے قرض لوں۔ اتنے میں ایک دوست کی چٹھی آئی۔ کہ میں چھ ہزار روپیہ بھیجتا ہوں۔ اس کے بعد چار ہزار باقی رہ گیا۔ ایک تحصیلدار دوست نے لکھا۔ کہ میں نے خواب دیکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں دس ہزار روپیہ کی ضرورت تھی۔ اس میں سے چھ ہزار تو مہیا ہو گیا ہے۔ باقی چار ہزار تم بھیجدو۔ مجھے تو اس کا کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ اگر آپ کو کوئی ذاتی ضرورت یا سلسلہ کے لئے درپیش ہو۔ تو میرے پاس چار ہزار روپیہ جمع ہے۔ میں وہ بھیج دوں۔ میں نے انہیں لکھا۔ کہ واقعی صورت تو ایسی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح ہوا ہے۔ گویا ضرورت مجھے تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے منہ سے کہلوانے کی بجائے اس دوست کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ سے کہلوا دیا۔ نہ اسے علم تھا۔ کہ مجھے دس ہزار کی ضرورت ہے۔ اور یہ کہ اس میں سے کسی نے چھ ہزار بھیج دیا۔ اور اب صرف چار ہزار باقی ہے۔ اور نہ مجھے علم تھا۔ کہ اس کے پاس روپیہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے خود ہی تمام انتظام فرما دیا۔ تو بعض اوقات ایسے مواقع اللہ تعالیٰ خود ہی بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کے خاص بندوں کے لئے یہ صورت عام ہوتی ہے۔ اور عام بندوں کے لئے شاذ کے طور پر۔ لیکن سب ہی کے لئے

## حقیقی نصرت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ جو روحانی طور پر آتی ہے۔ وہ اس دنیا میں معرفت کے رنگ میں اور آخرت میں روحانی نصرت کی صورت میں آتی ہے۔ گو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا میں بھی بدلے ملتے ہیں۔ مگر وہ اصل بدلہ کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ اکثر حصہ اگلے جہان میں ہی ملتا ہے۔ اور

## اگلے جہان کے بدلہ کی قیمت

وہی جانتا ہے۔ جو اسے سمجھتا ہے۔ دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ نادان کی نگاہ میں وہ حقیر چیز ہے۔ مگر جو اسکی قیمت کو سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس سے زیادہ قیمتی چیز اور کوئی نہیں ہوتی۔ یہی صحابہ جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ کہ جنگ میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے۔

ان میں سے ایک جنہیں مالی توفیق تو تھی۔ مگر شامل نہ ہوئے تھے۔ ان کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضگی کے مقابلہ میں دولت کی کوئی قیمت باقی نہ رہ گئی تھی۔ اور انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ تو میں اپنی ساری دولت خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دوں گا۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی معافی کا اعلان فرمایا۔ تو انہوں نے سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ حتیٰ کہ تن کے کپڑے بھی دیدیئے اور خود قرض لے کر اور کپڑے بنوا کر پہنے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی کے مقابلہ میں ان کے نزدیک ساری دولت کی کوئی حقیقت نہ تھی۔

پس میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ دوست کوشش کریں کہ

## وقت سے پہلے تحریک جدید کے وعدے پورے ہو جائیں

پھر اس کے دوسرے حصوں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ وہ بھی بہت اہم اور ضروری ہیں۔ اور قومی کیریکٹر کو بنانے میں بہت ممد ہیں۔ مثلاً ایک ہی کھانا کھانا۔ سوائے دعوت کے موقعہ کے یا جمعہ یا عیدین کے موقعہ کے۔ تو جن حدود کے ساتھ اس کے دوسرے حصے مشروط ہیں۔ ان کو بھی پورا کرنے کی طرف جماعت کو توجہ دلانی ضروری ہے۔ اس تحریک کے دوسرے حصوں میں

## ایک کھانا کھانا

اتنا اہم حصہ ہے۔ کہ اس پر عمل کرنے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانتے ہیں۔ کہ یہ اپنے اندر کس قدر وسیع فوائد رکھتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی نہایت اہم اثر پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ جب کانگرسیوں پر مقدمات دائر ہونے لگے۔ اور گاندھی جی بھی گرفتار ہوئے۔ تو انہوں نے اعلان کردیا۔ کہ وہ اپنا

**کوئی ڈیفنس پیش نہیں کریں گے۔**

اور سب کانگرسیوں کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ عام لوگوں جنتے کہ انگریزوں نے بھی یہ سمجھا۔ کہ وہ ضد کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ضد نہ تھی۔ بلکہ اتنی چھوٹی سی بات اپنے اندر بہت سے فوائد رکھتی تھی۔ لیکن میرا خیال ہے۔ بہت سے کانگرسیوں نے بھی اسے نہیں سمجھا ہوگا۔ بات یہ تھی۔ کہ اگر دفاع کی اجازت ہوتی۔ تو گاندھی جی کے لئے تو ملک کے بہترین وکلاء مثلاً سر سپرو اور مسٹر جیکر وغیرہ سب جمع ہو جاتے۔ لیکن جو غربا گرفتار ہوتے۔ ان کے دفاع کے لئے کوئی نہ جاتا۔ گاندھی جی نے خیال کیا۔ کہ اس طرح بے چینی پیدا ہوگی۔ اور غربا رخیال کریں گے۔ کہ بڑے بڑے لوگوں کے لئے تو اس قدر انتظامات اور سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ مگر غربا کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اور اگر سب کے لئے بڑے بڑے وکلا پیش ہونا بھی چاہتے۔ تو نہ ہو سکتے۔ مقدمات تو سارے ملک میں چل رہے تھے۔ وہ ہر جگہ کس طرح پیش ہو سکتے تھے۔ اور اس طرح ان کی خواہش اور ارادہ کے باوجود شکوہ کا موقعہ باقی رہتا۔ گو وہ شکوہ کتنا ہی غیر معقول اور خلاف عقل کیوں نہ ہوتا۔ مگر لوگ یہی کہتے۔ کہ غربا کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اور کثیر اخراجات کے باوجود شکایت باقی رہتی۔

ہم نے یہاں اپنے

**مقدمات میں دفاع کی اجازت**

دی تھی۔ اور گو ہم نے غلطی نہیں کی۔ بلکہ مصلحتاً ایسا کیا تھا۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ اس پر ہمارا کتنا روپیہ خرچ ہوتا رہا ہے۔ کسی میں سو۔ کسی میں دو سو۔ اور کسی میں چار سو روپیہ خرچ ہوتا رہا ہے۔ ہر مقدمہ میں کئی کئی گواہ پیش ہوتے ہیں۔ کئی کئی پیشیاں ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ہم دفاع پیش نہ کرتے۔ تو ایک بھی پیسہ خرچ نہ ہوتا۔ پیش ہوتے اور کہہ دیتے۔ کہ جو کرنا ہے۔ کر لو۔ گاندھی جی نے بھی یہی کیا۔ اور اس سے سارے ملک میں شور مچ گیا۔ عام لوگوں نے خیال کیا۔ کہ بائیکاٹ کے لئے ایسا کیا ہے۔ حالانکہ ان کی غرض یہ تھی۔ کہ چھوٹے بڑے اور امیر و غریب کا کوئی سوال نہ پیدا ہو۔ اور روپیہ نہ خرچ ہو۔ ہزاروں لاکھوں مقدمات تھے۔ اگر روپیہ خرچ کیا جاتا۔ تو بے شمار خرچ ہو جاتا۔ اور پھر ملک میں بیداری بھی پیدا نہ ہوتی۔ اسی طرح

**کھدر پوشی**

ہے۔ یہ بھی ایسی ہی باتوں میں سے ایک ہے۔ کوئی کہے۔ کہ اگر کھدر مفید ہے۔ اور یہ بھی سادہ کپڑوں کی تحریک کا حصہ ہے۔ تو تم اس تحریک پر کیوں عمل نہیں کرتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ان کا قانون اور ہے۔ اور ہماری شریعت اور ہے۔ گاندھی جی نے وہ تحریک کی۔ جو ان کے خیال کے مطابق ملک کے لئے مفید ہو سکتی تھی۔ اور میں نے جو تحریک کی۔ وہ اسلام اور سلسلہ کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر کی ہے۔ اس لئے ہماری تجاویز میں فرق لازمی ہے۔ میرے مدنظر اسلام کی شوکت اور سلسلہ کی ترقی ہے۔ اور گاندھی جی کے نزدیک ہندوستان کی ترقی ہے۔ دونوں کا علاج علیحدہ علیحدہ ہے۔ میں نے ایک کھانا کھانے سادہ کپڑے پہننے اور ہاتھ سے محنت کرنے کی جو تحریک کی ہے۔ یہ کوئی چھوٹی باتیں نہیں ہیں۔ یہ اپنے اندر اس قدر فوائد رکھتی ہیں۔ کہ ہر ایک پر اگر مفصل تقریر کی جائے۔ تو سینکڑوں گھنٹے کی جا سکتی ہے۔ اور اگر جماعت ان کو مدنظر رکھے۔ تو

**قریب ترین عرصہ میں حیرت انگیز انقلاب**

پیدا ہو سکتا ہے۔ اور جماعت اس پر جتنا عمل کرتی ہے۔ اس کے اثرات بھی مشاہدہ کر رہی ہے۔ مجھے کئی رپورٹیں آتی رہتی ہیں کہ دوسرے لوگ بھی اسے اختیار کر رہے ہیں۔ کئی غیر احمدی امراء کے گھرانوں کی عورتیں ان تحریکات کو اپنے ہاں رائج کر رہی ہیں۔ اور اسے بہت پسند کرتی ہیں۔ پچھلے دنوں جب

**چیف جسٹس صاحب**

یہاں تشریف لائے۔ تو انہوں نے اس تحریک کا ذکر سنکر بہت پسند کیا۔ اور کہا۔ کہ آپ کو چاہیئے تھا۔ میرے لئے بھی ایک کھانا تیار کراتے۔ میں نے کہا۔ مجھے آپ کے عادات کا علم نہ تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں تو سادگی کو بہت پسند کرتا ہوں۔ تو یہ تعلیم اتنی مفید ہے۔ کہ غیروں کو بھی اس کے فوائد نظر آرہے ہیں۔ اور ہندوؤں سکھوں۔ عیسائیوں۔ ایشیائیوں اور غیر ایشیائیوں سب کی توجہ خود بخود اس طرف مبذول ہوتی جا رہی ہے۔ مگر تجربہ سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے۔ کہ لوگ زیادہ کھانے چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ سادہ کپڑے بھی پہن سکتے ہیں۔ مگر

**سینما چھوڑنے کے لئے تیار نہیں**

ہیں۔ میری ہمشیرہ شملہ گئیں۔ تو انہوں نے سنایا۔ کہ بعض امراء کی عورتیں اس تحریک کو بہت پسند کرتی ہیں۔ مگر صرف یہ کہتی ہیں۔ کہ سینما چھوڑنا مشکل ہے۔ تو عام طور پر لوگوں میں یہ تحریک شروع ہے۔ حتیٰ کہ مختلف کمیٹیوں اور مجلسوں میں یہ سوال آنا شروع ہو گیا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ جماعت نے ابھی اسے سمجھنے اور اس پر پورے طور پر عمل کرنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ دراصل کامل فرمانبرداری کامل علم سے پیدا ہوتی ہے۔ اسلیئے ان جلسوں میں واعظ اچھی طرح لوگوں کو اس کے فوائد سے آگاہ کریں۔ اور کھول کھول کر سمجھائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ہر سال کی تقریروں میں نئے نئے مضامین اور نئے نئے مسائل پیدا ہوں۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ پچھلی باتیں بیان نہ کی جائیں۔ اور ان کو نظر انداز کر دیا جائے۔ ان باتوں کو چھوڑنا خودکشی کے مترادف ہے۔ ان کو بھی ضرور بیان کیا جائے۔ اور ان کے علاوہ

**نئے نئے مضامین پیدا کئے جائیں**

نئے مضامین سے نئی روح پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے دونوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ یعنی نئے مضامین بھی اور پرانے بھی بیان کئے جائیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام جماعتیں خصوصاً

**قادیان کی جماعت**

کہ یہ جگہ سلسلہ کا مرکز اور خدا تعالےٰ کے رسول کی تخت گاہ ہے۔ اور اس لحاظ سے ان کی ذمہ واریاں بہت زیادہ ہیں۔ اپنے فرائض کو پوری طرح محسوس کریں گی۔ قادیان والوں کو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ اور خود علم حاصل کرنا اور دوسروں کو سکھانا چاہیئے۔ اور پھر اس تحریک پر عمل کرنے میں بھی ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ کہ باہر والے ان سے سبق حاصل کریں۔ نیک نمونہ کا اثر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ آج ہی لاہور سے چلنے کے وقت ایک خاتون مجھ سے ملنے آئیں۔ وہ پنجاب کے ایک سابق لیڈر کی والدہ ہیں۔ وہ کہنے لگیں کہ میرا بیٹا ایک دو بار قادیان ہو آیا ہے۔ اور واپس آکر مجھ سے کہا۔ کہ

**قادیان کا آسمان بھی اور ہے اور زمین بھی اور**

وہاں کے آدمی بھی اور ہیں۔ ایک دفعہ انہوں نے کسی سے یہ ذکر بھی کیا۔ کہ میں تو چاہتا ہوں کہ قادیان میں مکان بنا لوں۔ یہ شخص پہلے ایک بڑے عہدہ پر ملازم تھے۔ اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اور مشہور لیڈر ہیں۔ تو

**نیک نمونہ کا اثر**

انسان پر ضرور ہوتا ہے۔ نیکی دیانتداری اور راستبازی کو دیکھ کر ہر شخص یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ یہ انسان ہی اور ہیں۔ اور جس نے یہ جماعت بنائی ہے۔ وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پس میں پھر دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس وقت کی اہمیت کو سمجھو۔ جو فسادات دنیا میں پیدا ہونے والے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ وہ آئیں۔ اپنے محل کو محفوظ اور دیواروں کو مکمل کر لو۔ تا جب شیطان اس محل پر حملہ کرنا چاہے۔ تو اس سے پہلے ہی اس کے دروازے لگ چکے ہوں۔ اور دیواریں مکمل ہو چکی ہوں۔ (الفضل)

---

# نورالدین اعظم رضؓ

جب کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن شریف کی کسی آیت کی ایک نہایت لطیف تفسیر بیان فرماتے۔ تو حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح اول۔ رضی اللہ عنہ) کہتے۔ یہ چیز ہے۔ جس کی خاطر میں یہاں بیٹھا ہوں۔ اور میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ میں نے بہت سی تفسیریں پڑھیں۔ اور بڑی لائبریری جمع کی۔ اور ساری عمر قرآن شریف کو پڑھتا پڑھاتا رہا۔ مگر یہ نکتہ معرفت کبھی مجھے نہ سوجھا۔ جو آج مرزا نے بھولے سے منہ سے بے تکلفی سے بیان کر دیا ہے۔ حضرت مولوی صاحب کی عادت تھی۔ کہ محبت و پیار کے رنگ میں بسا اوقات حضرت مسیح موعود ع کا ذکر صرف مرزا کے لفظ سے کر دیتے تھے۔ یکم جولائی سنہ ۳۹ء۔

(مفتی۔ محمد صادق)

---

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جاپان کا ہفتہ

# جنگ چین و جاپان کے صحیح واقعات

(فاروقی کے نامہ نگار خصوصی کی قلم سے)

خاکسار کے یہاں پہنچنے پر ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ جاپان اور چین کے درمیان جنگ شروع ہوگئی۔ اس جنگ کی ابتدا، کیونکر ہوئی۔ کن اسباب کے ماتحت ہوئی۔ زیادتی کس فریق کی طرف سے ہوئی وغیرہ وغیرہ ایسی شقیں ہیں۔ جن پر کافی سے زیادہ بحث اخبارات میں آچکی ہے۔ ان پر کچھ لکھنا سوائے تحصیل حاصل کے اور کچھ نہیں۔ ہاں یہ کہنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ خطہ ہذا کے ساکنین پر اس جنگ کے متعلق یہ اثر ہے۔ کہ ابتدا چین کی طرف سے ہوئی۔ چینی سپاہیوں نے جاپانی سپاہیوں پر ابتداءً گولیاں چلانی شروع کیں۔ جن کا نتیجہ موجودہ جنگ کی صورت میں ظاہر ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۷ر جولائی ۱۹۳۷ء کو "لوکاؤچو" (Lukaucho) (شمالی چین) کے قرب وجوار میں جاپانی فوج (Manoeuvre) مصنوعی جنگ میں مصروف تھی۔ کہ اچانک چینی سپاہیوں کی طرف سے گولیاں آنی شروع ہوئیں۔ جس پر جاپانیوں نے بھی گولیوں کا جواب گولیوں سے دیا۔ اور جنگ کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس جنگ کی ابتدا "لوکاؤچو" سے ہونے کی وجہ سے اسکو (Lukaucho encident) "واقعہ لوکاؤچو" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

اس جنگ پر ایک ایسا بھی وقت آیا۔ جبکہ آمدہ اطلاعات کی بناء پر یہ معلوم ہونے لگا۔ کہ فریقین صلح کے خواہاں ہیں۔ اس وقت اگر کوئی ثالث فریقین کو صلح کی دعوت دے تو جنگ کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ یہی وقت تھا۔ جبکہ برطانیہ نے صلح کے لئے کوشش کی۔ اور ٹوکیو گورنمنٹ سے اس بارے میں گفتگو کرنی چاہی۔ مگر حکومت نے اس ثالثی پر رضامندی کا اظہار نہ کیا۔ اور تجویز کو رد کردیا۔

ابھی حال ہی کا ذکر ہے۔ کہ اوساکا مائی نیچی "Osakamainchi" کا ایک نامہ نگار امریکہ کے پریذیڈنٹ سے انٹرویو کا ذکر کرتے ہوئے اپنے تاثرات میں اس بات کا بھی ذکر کرتا ہے۔ کہ گو پریذیڈنٹ نے الفاظ میں اس بات کو ذکر نہیں کیا۔ مگر مجھ پر یہ اثر تھا۔ کہ وہ جاپان اور چین کی جنگ میں صلح کرانے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ چین اور جاپان دونو درخواست کریں۔

## سرکاری رپورٹ

۲۹ر مئی ۱۹۳۹ء کو ایک سرکاری رپورٹ بایں مضمون شائع ہوئی۔ کہ ۷ر جولائی ۱۹۳۷ء سے لے کر اپریل ۱۹۳۹ء تک اکیس ۲۱ ماہ کے عرصہ میں جاپانی فوجوں نے چین کے ۱۵۶۲۹۳۸ مربع کیلومیٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ مذکورہ بالا رقبہ اصل جاپان کے رقبہ ۶۷۵۳۶۵ مربع کیلومیٹر سے قریباً اڑھائی گنا ہے۔ اس عرصہ میں چینی مقتولوں اور زخمیوں کی تعداد تیئیس ۲۳ لاکھ ہے اور جو لاشیں میدانِ جنگ میں پڑی رہ گئیں۔ ان کی تعداد ۹۳۶۳۷۵ ہے۔ جاپانی مقتولوں کی تعداد ۵۹۹۹۸ ہے۔ علاقہ جو اس عرصہ میں فتح کیا گیا۔ چہار (Chahar) سوئی یوآن (Suiyuan) ہوپئی (Hopie) شان تنگ (Shantung) شانسی (Shansi) کیانگسو (Kiangsu) اور انھوئی (Anhuei) صوبہ ہونان (Honan) کا بڑا حصہ۔ اور کچھ حصے چیکیانگ (chekiang) کیانگسی (Kiangsi) ہپئی (Hupei) اور کوانگ تنگ (KuangTung) اور جزیرہ ہائنان (Hanian) کل چینی حکومت کے رقبے ۱۰۰۵۹۸۷۷ مربع کیلومیٹر کا $\frac{1}{12}$ جاپانیوں نے فتح کرلیا ہے۔ اور ۶۷۳۷۵۷۳۱ مربع کیلومیٹر کا پچاس فیصدی ابھی تک چیانگ کائی شیک حکومت کے قبضہ میں ہے۔

چین اور فارن سٹیلمنٹس۔ ۱۸۴۲ء تک چین کے تجارتی تعلقات غیر ملکوں سے باقاعدہ نہ تھے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ سپین۔ پرتگال اور برطانیہ کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کئے گئے۔ یہ تعلقات کنٹین کی چینگ رجیم Ching Regime کی گفت وشنید کا نتیجہ تھے۔ غیر ملکی لوگوں کو تجارت کے سلسلہ میں یہاں قیام کرنا پڑا۔ اور اس کے لئے انہوں نے کچھ مقامات حکومت وقت کے سمجھوتہ سے اپنے زیر انتظام کرکے رہنا شروع کر دیا۔ ان مقامات کو مختلف عہد و پیمان کی رو سے ہم تین نام دے سکتے ہیں۔ (۱) کلی طور پر ایک ہی قوم کی سٹیلمنٹ۔ (۲) انٹرنیشنل سٹیلمنٹ۔ (۳) کنسیشن۔ ان کے علاوہ بعض اور مقامات بھی غیرملکوں نے اپنے زیر انتظام کرلئے۔ جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ کسی عہد و پیمان پر مبنی نہیں۔ مثلاً شمالی چین میں پٹی تائی ہو (Peitaiho) وسطی چین میں موکانشن (Mohanshan) اور لوشن (Lushan) ہیں۔

جاپان نے شنگھائی میں سٹیلمنٹ کے علاوہ اور سات مقامات پر بھی سٹیلمنٹیں قائم کیں۔ اور برطانیہ نے شنگھائی میں سٹیلمنٹ قائم کرنے کے بعد آہستہ آہستہ بارہ سال کے عرصہ میں متعدد مقامات پر سٹیلمنٹیں قائم کیں۔ مثلاً اموئی (Amoy) ٹینٹسین (Teintsen) ہانکوؤ (Hanhow) کینٹن (Canton) کیکیانگ (Kiakiang) اور چنکیانگ (Chenkiang)۔

اسی طرح دیگر اقوام نے بھی سٹیلمنٹیں حاصل کیں۔ غیر ملکی اقوام کے تعلقات اور ان کے قیام سے چین نے اقتصادی اور صنعتی طور پر کافی ترقی کی۔ نئی تہذیب و تمدن سیکھا۔ اخبارات کی اشاعت بڑھی۔ لیکن ان میں ایک نقصان بھی تھا۔ کہ ملک کے خلاف سیاسی شورشیں اور بغاوت کے جراثیم ان جگہوں میں پرورش پاتے۔ اور سیاسی مجرم اور شکست خوردہ جرنیل ان کو اپنی جائے پناہ بناتے تھے۔ ان حالات سے ملک میں ان کے خلاف جذبات کی رو کا دروازہ کھول دیا۔ اور ایک ایسا گروہ پیدا ہوگیا۔ جو ان سٹیلمنٹس کے قیام کے خلاف تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ "Boxers trouble" "واقعہ بوکر" اور "Taiping rebellion" "ٹیپنگ کی بغاوت" اسی رو کا نتیجہ تھیں۔

ڈاکٹر سن یات سن (Sun yat sen) نے اس تحریک کو باقاعدہ شکل دی۔ اور اس کا نام کومینٹانگ (Koumintang) ہے۔ جنرل چیانگ کائی شیک اس کے جانشین ہیں۔

## انسداد سٹیلمنٹس

اس تحریک کو دو طریق سے اٹھایا گیا۔ اول یہ کوشش کی گئی۔ کہ ان "انتظامات" کو بالکل ہی بند کردیا جائے۔ دوسرے اگر کلی طور پر سدباب نہ ہوسکے۔ توکم از کم ان کے مروجہ اصولوں کی تجدید کرائی جائے۔ تا چین آہستہ آہستہ ان پر اپنی حکومت کو برقرار کرسکے۔ اس کے لئے دو صورتیں اختیار کی گئیں۔ بعض اوقات زور اور طاقت کو استعمال کرکے "انتظام" کو بند کردیا گیا۔ اور بعض اوقات حکمت عملی سے ہی اس میں کامیابی ہوگئی۔ (Diplomatietad) چنانچہ ۱۹۱۷ء میں ٹینٹسین (Teintsen) اور ہانکاؤ (Hanhow) کی جرمنی اور آسٹرین سٹیلمنٹس کو بند کردیا گیا۔ ۱۹۲۷ء میں ہانکاؤ (Hanhou) اور کیکیانگ (Kaikiang) کی انگریزی سٹیلمنٹس کو بند کیا۔ ۱۹۲۰ء میں ٹینٹسین (Teintsen) اور ہانکاؤ (Hanhow) کی روسی سٹیلمنٹس کو بند کیا۔ ۱۹۲۹ء میں ٹینٹسین کی بیلجین سٹیلمنٹ اور چیکیانگ (Chekiang) کی انگریزی سٹیلمنٹ اور ۱۹۳۰ء میں اموئی (Amoy) کی انگریزی سٹیلمنٹ کو بند کیا۔

آل انڈیا نمائشوں میں
انعام حاصل کرنیوالی
فلیویا رجسٹرڈ
ہر عمر کا مرد اس دوائی کی ایک گولی سے اس قدر مردی طاقت حاصل کرتا ہے۔ جو تجربہ سے ظاہر ہوگی۔ جملہ اعضاء رئیسہ کے لئے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مردانہ قوت کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۸/ع محصولڈاک ۸/
فلیویا کیمیکل ورکس ۳۷
فرید کوٹ (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تبلیغی رپورٹ مجاہدین تحریک جدید بیرون ہند

## بوئنس آئرس مشن

مولوی رمضان علی صاحب اپنی ڈائری محررہ ۱۴ار جون میں تحریر فرماتے ہیں :- کہ عرصہ زیر رپورٹ میں پندرہ روزہ اجتماع ہؤا۔ جس میں سالانہ انتخاب ہؤا۔ ایک احمدی دوست بقضائے الٰہی فوت ہوگئے۔ جن کا جنازہ اسلامی طریق پر ادا کیا گیا۔ قریبًا چالیس پچاس آدمیوں نے جنازہ پڑھا۔ نماز جنازہ اور احمدیوں کی باہمی ہمدردی کا غیر احمدیوں پر خاص اثر ہؤا۔ اس عرصہ میں بہت سے دوستوں کو تبلیغ کی۔ اور اخبارات وغیرہ بھی پہنچائے گئے۔ نیز احمدیوں کو تربیت کی طرف خاص توجہ رہی۔ ایک عربی ایسوسی ایشن کے اجلاس میں شامل ہؤا۔ جس کے صدر ایک احمدی دوست ہیں۔ غیر احمدی اشخاص کو بعض دیگر مسائل کے علاوہ سبعیت کرنے کی تلقین کی۔

## جاپان مشن

مولوی عبد الغفور صاحب ۱۹ر مئی تا ۲ر جون کی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں mr. Nakagama جو ایک متمول شخص ہیں۔ ان سے ملنے گیا۔ وہاں مسٹر شمیز والہیں احمدیت کے متعلق تبلیغ کر رہے تھے۔ اوساکا گیا۔ وہاں سے پتہ لگا۔ کہ اسلامی مسائل کے متعلق جنرل میاشی Islamic studying union جو کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ ان سے گفتگو کی جاوے۔ مسٹر شمیزو صاحب کو فالج کا سخت حملہ ہؤا۔ جنہوں نے پانچ روز کے بعد آنکھیں کھولیں۔ دائیں طرف بالکل ساکت اور زبان بند ہے۔ دعا فرمائی جاوے۔ چند ہندوستانی دوست سیر و سیاحت کے لئے آئے ہیں۔ جن سے ملاقات ہوئی۔ مسٹر اسماعیل جو ہانگ کانگ کے ہیں۔ احمدیت کے متعلق سوالات کرتے رہے۔ جن کو سمجھایا گیا۔ اور جاپانی اسباق کی دہرائی کی۔

## سنگاپور مشن۔ مولوی غلام حسین

صاحب ایاز ڈائری ۶ر جون تا ۲۰ر جون میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں عبد الحمید صاحب کے پاسپورٹ بنوانے میں بہت دفعہ دفاتر وغیرہ میں جانا پڑا۔ نیز دو اشتہار شائع کرنے کے لئے کئی پریسوں میں جانا پڑا۔ ایک اشتہار کا مضمون "اجرائے نبوت" اور دوسرے کا "امام مہدی اور مسیح علیہ السلام کی آمد" ہے۔ ایک احمدی دوست پنانگ سے آئے۔ ان کو چندہ کے متعلق تاکید کی۔ اور دوست کے مکان پر گئے۔ انہوں نے ڈاکٹر اقبال کی کتاب سے اعتراض پیش کئے۔ جن کا جواب دیا گیا۔ اور احمدیت حقیقی اسلام پڑھنے کے لئے دی۔ انہوں نے پوچھا۔ کہ کیا ڈاکٹر اقبال کا جواب کسی احمدی نے شائع کیا ہے۔ ایک اور دوست ملائی آیا۔ جو اپنے آپ کو احمدی کہلواتا ہے۔ مگر تاحال اعتراضات کے جواب نہیں سیکھے اشتہارات کے پروف دیکھے۔ امید ہے انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوں گے۔

## جاوا مشن

ملک عزیز احمد صاحب مکتوب محررہ ۲۳ر جون میں تحریر فرماتے ہیں :- کہ سید شاہ محمد صاحب کا خط ان کو موصول ہؤا۔ اب شاہ صاحب کی صحت پہلے سے اچھی ہے۔ ڈاکٹر نے فی الحال یہ نہیں بتایا۔ کہ کتنے ماہ اور ہسپتال میں رہیں گے۔ ان کی صحت اور ترقی جماعت سرابایا اور پرووکرتو کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اب ملک صاحب کی صحت بھی اچھی ہے اور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ٹجا دیہ میں تبلیغ کا بہت موقعہ ملا۔ نیز وہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ "مسیح موعود کے کارنامے" ایک کتاب لکھ رہے ہیں۔ جس کے 50 صفحہ باقی رہ گئے ہیں۔ جمعہ میں اور ہفتہ وار اجلاس میں حضرت امیر المؤمنین کے خطبات اور انقلاب حقیقی کا خلاصہ سنایا گیا۔ کئی اشخاص سے ملاقات ہوئی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

## پرووکرتو (جاوا) مشن

سید شاہ محمد صاحب مکتوب محررہ ۲۲ر جون میں تحریر فرماتے ہیں :- کہ ماہ مارچ میں دورہ پر گئے۔ لیکن آخری ہفتہ مارچ میں بیمار ہوگئے۔ اور تکلیف بہت زیادہ بڑھ گئی۔ اور آپ کو ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ جس کی اطلاع جماعت نے حضور اقدس کو بذریعہ ہوائی ڈاک کر دی۔ ڈاکٹر نے بتایا۔ کہ "بایاں پھیپھڑہ زخمی ہو چکا ہے۔ جس کے باعث کام نہیں کرنا"۔ اب اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔ آپ جس ہسپتال میں داخل ہیں۔ وہ عیسائیوں کا ہسپتال ہے۔ جہاں سو فی صدی عملہ عیسائی ہے۔ نہایت عمدہ سلوک کیا جاتا ہے۔ اور عیسائی مشنری بھی آکر بیماروں کو تبلیغ وغیرہ کرتے ہیں۔ اور اکثر مریض صحت یاب ہونے پر عیسائیت میں ہی داخل ہو جاتے ہیں۔ ہسپتال میں مختلف وارڈ ہیں۔ جو حیثیت کے مطابق خرچ کے متحمل ہو سکے۔ اسی وارڈ میں بھیجا جاتا ہے۔ اور غریبوں کو مفت ادویہ اور کھانے وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں شاہ صاحب باوجودیکہ سخت بیمار رہے۔ لیکن پھر بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بیماری کی حالت میں ہی ایک دوست کو دوسرے شہر میں ملنے گئے۔ سفر گاڑی کا تھا۔ اسلئے حرارت ہو گئی۔ اور ہسپتال میں آئے۔ جہاں X. Ray سے معاینہ کروایا۔ ہسپتال میں چند کمپاؤنڈروں اور نرس اچھے تعلیم یافتہ مریضوں کو تبلیغ کی توفیق ملی۔ اور وہ ہمارے ماہوار رسالہ کے جو وہاں سے شائع ہوتا ہے۔ خریدار بھی بنے ہیں۔ ان کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ ان پر خاص اثر ہے۔ اور انہوں نے اپنے شہر میں جلسہ کے انتظام کے لئے بھی اصرار کیا ہے۔ شاہ صاحب کی صحت اور ترقی جماعت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## ہانگ کانگ مشن

چودھری محمد اسحاق صاحب ڈائری ۱۱ تا ۲۵ر جون میں تحریر فرماتے ہیں :- کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۶ دوستوں کو جا کر تبلیغ کی۔ اور ۱۸ دوست مکان پر تشریف لائے۔ بعض سے غیر حاضری کی۔ جن سے ملاقات نہ ہو سکی۔ شائع کردہ ٹریکٹ کی ۵۵۰ کاپیاں بذریعہ ڈاک اور ۲۷ کاپیاں دستی تقسیم کیں۔ اور جہلم سٹور پر بھی انگریزی اور چینی کے ٹریکٹ تقسیم کے لئے رکھے گئے۔ تمام احمدی دوستوں کو تحریک جدید کے چندہ کی یاد دہانی کرائی۔ دو مضامین اشاعت کے لئے لکھے گئے۔ (ناظم تبلیغی مشن ہائے تحریک جدید)



## ایک احمدی بھائی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے بواسیر کی مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر۔ حکیم اور وید علاج کر کے جواب دے چکے تھے۔ میں تقریبًا مایوس ہو چکا تھا۔ کہ اخبار "الفضل" میں پڑھا۔ کہ حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چودھری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر زمینداره بنکس سکھیکے منڈی ملک بشیر احمد صاحب احمدی قادیان جالی فارمیسی شاہدرہ کی تیار کردہ گولیاں بواسیر کھانے کے لئے اور مرہم مسوں پر لگانے کے لئے استعمال کر کے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا۔ درد اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں بواسیر کے مریضوں سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

**جالی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور**

کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپے منگوا کر استعمال کریں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

## فاروق ایجنسی

دار الامان قادیان سے اگر کسی دوست کو کوئی چیز منگانی ہو۔ ادویات یا دیگر اشیاء۔ تو فاروق ایجنسی قادیان کو براہِ راست لکھ کر منگائیں۔ عمدہ اور ارزاں نرخ پر ارسال ہوگی۔ (منیجر فاروق ایجنسی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلامی تمدّن

## قسط پنجم

### رشوت

(۱۲)

کسی حاکم یا صاحب اقتدار شخص کو اس غرض سے کچھ روپیہ دینا یا اور نفع پہنچانا کہ وہ اس کے بدلہ میں روپیہ دینے والے کو کوئی ناجائز فائدہ پہنچائے۔ اسے رشوت کہا جاتا ہے۔ یہ طریق کبھی تو خود ناجائز طور پر کسی فائدہ کو حاصل کرنے کی خاطر اختیار کیا جاتا۔ اور کبھی اس سے یہ مقصد بھی ہوتا ہے۔ کہ کسی دوسرے انسان کو نقصان پہنچایا جائے۔ دونوں صورتیں ناجائز اور بُری ہیں۔ اور اسلام نے ایسے کاموں سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

۱۔ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بہا الی الحکام لتاکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون (بقرہ ع ۲۳) اور تم آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق نہ کھاؤ۔ اور حکام کی طرف نہ لے جاؤ۔ تا کہ تم لوگوں کے مال کا ایک حصہ گناہ کے ساتھ کھا جاؤ۔ اور تم اس امر سے آگاہ ہو۔

۲۔ ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیلاً انما عند اللہ خیر لکم ان کنتم تعلمون (نحل ع ۳) اور تم اللہ تعالےٰ کے عہد کے بدلہ میں دنیا مت خریدو۔ اللہ کے نزدیک جو ثواب ہے۔ وہ زیادہ بہتر ہے۔ کاش کہ تم اس کو جانو۔

جس قوم میں رشوت لینے اور دینے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس میں انصاف نہیں رہتا۔ اور جب عدل و انصاف اٹھ گیا۔ تو ایسی قوم کب دنیا میں کامیابی حاصل کر سکتی ہے۔ وہ قومیں جو عروج پر پہنچی ہوتی ہیں۔ ان میں بھی جب رشوت کا بازار گرم ہوتا ہے۔ اور عدل و انصاف کا ترازو قائم نہیں رہتا۔ تو یکدم تنزل کی طرف جھکتی ہیں۔ پس دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے نیز اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کلی طور پر اجتناب کیا جائے۔ نہ رشوت لی جائے۔ اور نہ ہی کسی کو دی جائے۔ وہ لوگ جو اس بری عادت کے عادی ہیں۔ ان کو بھی سمجھانا چاہیئے۔ کہ یہ چند روزہ دنیا ہے۔ اس حرام مال سے بچو۔ تاکہ آخرت میں رسوائی نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

۱۔ "ایسا مال جو رشوت ستانی سے لیا گیا ہے۔ جب توبہ کرے۔ تو اس مال کو ان لوگوں کو جن سے لیا ہے۔ واپس کرے۔ اور اگر پتہ نہ لگے۔ تو پھر اسے صدقہ و خیرات کر دے۔" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء و فتاوی صہ ۱۹۹)

۲۔ "رشوت ہرگز نہیں دینی چاہیئے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ مگر میں رشوت کی یہ تعریف کرتا ہوں کہ جس سے گورنمنٹ یا دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کئے جائیں۔ میں اس سے سخت منع کرتا ہوں۔ لیکن ایسے طور پر کہ بطور نذرانہ یا ڈالی اگر کسی کو دی جائے۔ جس سے کسی کے حقوق کا اتلاف مدنظر نہ ہو۔ بلکہ اپنی حق تلفی اور شر سے بچنا مقصود ہو۔ تو یہ میرے نزدیک منع نہیں۔ اور میں اس کا نام رشوت نہیں رکھتا۔ کسی کے ظلم سے بچنے کو شریعت منع نہیں کرتی۔ بلکہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ فرمایا ہے۔" (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء)

۳۔ "رشوت اور ہدیہ میں ہمیشہ تمیز چاہیئے۔ رشوت وہ مال ہے۔ کہ جو کسی کی حق تلفی کے واسطے دیا یا لیا جاوے۔ ورنہ اگر کسی نے ہمارا ایک کام محنت سے کر دیا ہے۔ اور حق تلفی بھی کسی کی نہیں ہوئی۔ تو اسکو جو دیا جائے گا۔ وہ اسکی محنت کا معاوضہ ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صہ ۵۱)

### سود کی ممانعت

(۱۳)

ہر وہ رقم یا مال جو کسی کو قرضہ کے طور پر دیا جائے۔ اور اس پر منافع لینا مقرر کیا جائے۔ یہ سود ہے۔ اس میں انسان نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر حالت میں نفع ہی لیتا ہے۔ دراصل یہ سرمایہ داروں کا ایک حربہ ہے۔ جس سے غربا کا خون چوسا جاتا ہے۔ اور اس میں جو قومی اور ملکی طور پر تباہی آتی ہے۔ وہ چند افراد کے فائدہ حاصل کرنے کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ اور خطرناک ہوتی ہے۔ سود خور انسان دولت کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اور ہر وقت دنیا کی فکر میں غرق رہتا ہے۔ غریبوں پر رحم کرنا اسکی طبیعت سے مسخ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے اسکی ممانعت کر دی ہے۔ سود لینا اور سود دینا دونوں منع ہیں۔ ہر شخص کو اس سے احتراز کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ اس کے متعلق فرماتا ہے۔

۱۔ الذین یاکلون الربٰو لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطٰن من المس ذالک انہم قالوا انما البیع مثل الربٰو۔ واحل اللہ البیع و حرم الربٰو (البقرہ ع ۳۸) کہ وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں۔ قیامت کے دن اس شخص کی طرح اٹھیں گے۔ جسے شیطان نے آسیب پہنچا کر دیوانہ سا کر دیا ہو۔ ان کی یہ حالت اس وجہ سے ہوئی۔ کہ انہوں نے کہا۔ تجارت سود کی طرح ہی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے تجارت کو جائز قرار دیا ہے۔ اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

۲۔ یمحق اللہ الربٰو و یربی الصدقٰت واللہ لا یحب کل کفار اثیم۔ (البقرہ ع ۳۸) اللہ تعالےٰ سود کو مٹاتا ہے۔ اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ اور وہ ناشکر گزار اور گنہگار سے محبت نہیں رکھتا۔

۳۔ وما اٰتیتم من ربًا لیربوا فی اموال الناس فلا یربو عند اللہ۔ (روم ع ۴) اور جو تم سود دیتے ہو۔ تاکہ اس سے لوگوں کے مال بڑھیں۔ تو اللہ کے نزدیک یہ زیادتی نہیں ہوتی۔

۴۔ یا ایہا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربٰوا اضعافاً مضاعفۃ۔ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ (اٰل عمران ع ۱۴) اے مومنو! تم سود مت کھاؤ۔ جو کئی گنا بڑھ جانے والا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تاکہ تم کامیاب ہو

آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کے متعلق احادیث میں بہت مخالفت فرمائی ہے۔

۱۔ حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سود کھانے والے اور دینے والے اور سود کی دستاویز لکھنے والے اور اس پر گواہی دینے والے سب پر لعنت کی اور فرمایا۔ کہ یہ سب ارتکاب معصیت میں برابر ہیں (مسلم)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات میرا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا۔ جن کے پیٹ بڑے بڑے گھڑوں کی مانند تھے۔ اور ان میں سانپ نظر آتے تھے۔ میں نے دریافت کیا۔ کہ یہ کون لوگ ہیں۔ تو جبرائیلؑ نے جواب دیا۔ یہ سود خوار ہیں۔ (ابن ماجہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ اگر ضرورت سخت ہو۔ اور سوائے سود کے کام نہ چل سکے۔ تو پھر اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ کہ "خدا تعالیٰ نے اسکی حرمت مومنوں کے واسطے مقرر کی ہے۔ اور مومن وہ ہوتا ہے۔ جو ایمان پر قائم ہو۔ اللہ تعالےٰ اس کا متولی اور متکفّل ہوتا ہے۔ اسلام میں کروڑ ہا ایسے آدمی گذرے ہیں۔ جنہوں نے نہ سود لیا نہ دیا۔ آخر ان کے حوائج بھی پورے ہوتے ہی رہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ سود نہ لو۔ نہ سود دو۔ جو ایسا کرتا ہے۔ گویا خدا کے ساتھ لڑائی کی تیاری کرتا ہے۔ ایمان ہو۔ تو اس کا صلہ خدا بخشتا ہے۔ ایمان بڑی بابرکت شے ہے۔ الم تعلم ان اللہ علےٰ کل شیء قدیر۔ اگر اسے خیال ہو۔ کہ پھر کیا کرے۔ تو کیا خدا کا حکم بھی بیکار ہے۔ اسکی قدرت بہت بڑی ہے۔ سود تو کوئی شے ہی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کا حکم ہوتا۔ کہ زمین کا پانی نہ پیا کرو۔ تو وہ ہمیشہ بارش کا پانی آسمان سے دیا کرتا۔ اسی طرح ضرورت پر وہ خود ایسی راہ نکال ہی دیتا ہے۔ کہ جس سے اسکی نافرمانی بھی نہ ہو۔ جب تک ایمان میں میل کچیل ہوتی ہے۔ تب تک یہ ضعف اور کمزوری ہے۔ کوئی گناہ چھوٹ نہیں سکتا۔ جب تک خدا نہ چھڑا دے۔ ورنہ انسان تو ہر ایک گناہ پر یہ عذر پیش کر سکتا ہے۔ کہ ہم چھوڑ نہیں سکتے۔" (البدر ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

۲۔ "ہمارے نزدیک سودی روپیہ لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔ مومن وہ ہوتے ہیں۔ جو اپنے ایمان پر قائم ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کا خود متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے۔ اس قدر مومن دنیا میں گذرے ہیں۔ وہ کبھی ایسی مشکلات میں مبتلا نہیں ہوئے۔ بلکہ یرزقہ من حیث لا یحتسب۔ اللہ تعالیٰ ہر ضیق سے ان کو نجات دیتا ہے۔" (فتاویٰ حضرت مسیح موعود صہ ۱۹۲)

ہمیشہ سلسلہ احمدیہ کی تمام نئی یا پرانی کتابیں۔ قرآن مجید حمائلیں معرّا و مترجم سیپارے اور قاعدے

کتب خانہ قاسم العلوم

احمدیہ بازار قادیان سے طلب کریں بارعایت اور جلد تعمیل ہو گی (منیجر کتب خانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

# "آسمانی شہادت"

یہ اعلان غیر احمدیوں کو ضرور پڑھ کر سنایا جائے۔ یا اخبار فاروق کے زائد پرچے منگوا کر غیر احمدیوں کو پڑھنے کے لئے دیئے جائیں۔

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج سے پچاس سال قبل قادیان ضلع گورداسپور میں خدا کے ایک پاک اور برگزیدہ بندے حضرت مرزا غلام احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے حکم پاکر دنیا کے سامنے مسیح موعود اور مصلح اقوام عالم ہونے کا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ ہمیشہ سے دستور چلا آتا ہے۔ کہ خدا کے مرسلین کی لوگ ضرور مخالفت کرتے اور خدا کی آواز کو بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی ہوا۔ مگر خدا جس کا خود حامی و ناصر ہو۔ اس کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے اور خدا جس کام کو خود کرنا چاہتا ہو۔ اسے کون روک سکتا ہے۔ باوجود مخالفت کی آندھیوں اور دشمنوں کے پے در پے حملوں کے حضرت مرزا غلام احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مشن اور مقصد میں کامیاب ہوتے چلے گئے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام سے آپ کو نوازا۔ اور آپ کی آئندہ ترقیات کے متعلق بے شمار بشارات دیں۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی یہ بھی ہے ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء یعنی تیری وہ لوگ مدد کریں گے۔ جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ پورا ہوا۔ اور ہزارہا لوگ جو پہلے دشمن اور مخالف تھے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے خواب۔ کشف یا الہام کی بناء پر علم پاکر سچے مخلص مرید بن گئے۔ اور دل وجان سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں لگ گئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

لیکن ابھی بہت سے لوگ ایسے موجود ہیں۔ جنہوں نے ابھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور خدا کے اس نور سے محروم ہیں۔ ایسے لوگوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کی بناء پر ذیل میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت سیدنا مرزا غلام احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیش کردہ طریق درج کرتا ہوں۔ جس کی بناء پر وہ اس سلسلہ کی صداقت اور حقانیت پر خدا تعالےٰ کی طرف سے مطلع ہو سکتے ہیں۔ وہ طریق یہ ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "نشان آسمانی" کے صفحہ ۳۸ پر فرماتے ہیں:۔

"اگر اس عاجز پر شک ہو۔ اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے۔ اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو۔ تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں۔ جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اول توبۃ النصوح کرکے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورہ یٰس اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورہ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالےٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب۔ اور مقبول ہے یا مردود اپنے فضل سے یہ حال رویا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے۔ تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اور اگر مقبول ہے۔ اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جاویں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا۔ اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین"

پھر فرماتے ہیں:۔

"اور یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہو۔ اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے۔ جس کو وہ بہت ہی بُرا جانتا ہے۔ تو شیطان آتا ہے۔ اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے۔ اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالےٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے۔ تو اپنے سینہ کو بکلی بغض و عناد سے دھو ڈالے۔ اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کرکے دونوں پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ۔ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا۔ جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہوگا۔ سو اے حق کے طالبو۔ ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو اور کچھ مجاہدہ کرکے اس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق سے مدد چاہو۔"

اس کے علاوہ آپ نے ایک خط میں جو شیخ فتح محمدؐ صاحب کے متعلق حضور نے حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کے نام بھیجا تھا۔ اسمیں حصول بشارت کے لئے ایک اور استخارے کا طریقہ بھی بتایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"حصول بشارت کے لئے دو رکعت نماز وقت عشاء پڑھ کر اکتالیس دفعہ سورہ فاتحہ پڑھے۔ اور اس کے اول اور آخر گیارہ گیارہ دفعہ درود شریف پڑھے۔ اور اپنے مقصد کے لئے دعا کرکے رو بقبلہ باوضو سو رہے۔ جس دن سے شروع کریں۔ اسی دن تک اسے ختم کریں۔ انشاء اللہ العزیز وہ امر جس میں خیر و برکت ہے۔ حالت منام میں ظاہر ہوگا۔" (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۳۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا فرمان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگر طالب حق آپ کی صداقت معلوم کرنا چاہے۔ تو

اول خالی الذہن ہو کر یعنی بغض اور محبت اور بدظنی وغیرہ کے جذبات سے الگ ہو کر ہدایت طلب کرے۔

دوم۔ پچھلے گناہوں سے سچی توبہ کرے اور

سوم۔ رات کے وقت یعنی بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے۔ جس کی پہلی رکعت میں سورہ یٰس اور دوسری میں سورہ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھے۔

چہارم۔ اس کے بعد تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھے۔

پنجم۔ اس کے بعد وہ دعا کرے۔ جو حضور نے اوپر بیان کی ہے۔

ششم۔ یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کرے۔

بھائیو! اس سے بڑھ کر آپ کی صداقت معلوم کرنے کی آسان اور بغیر شک و شبہ کے اور کونسی راہ ہو سکتی ہے۔ کہ آپ خود براہِ راست خدا تعالےٰ سے دریافت کرکے سعادت دارین حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق دیوے۔ اگر آپ میں سے کسی شخص کو مذکورہ بیان کردہ طریق سے سچی رہنمائی حاصل ہو۔ اور آپ خدا کے اس برگزیدہ کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ تو میرے لئے ترقی ایمان اور خاتمہ بالخیر کی دعا کریں۔ اور مجھے وہ کشف خواب یا الہام جس سے آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مشرف کیا گیا ہو۔ لکھ کر بھیج دیں۔ تاکہ آپ کی اس آسمانی شہادت سے خدا کے دوسرے بندے بھی فائدہ اٹھائیں۔ والسلام

خاکسار عبدالرحمٰن مبشر مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔


## تحریک جدید کا دواخانہ

## معجون قرنفل

معدہ کی خرابی تمام اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے۔ قوت ہاضمہ میں فتور آچکا ہو۔ تو صالح خون کم پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم کی نشوونما پورے طور پر نہیں ہوتی۔ بھوک کم لگتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ آنتوں میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں معجون قرنفل اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ معدہ اور آنتوں کو نہایت درجہ قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ اور غذا ہضم ہو کر جزو بدن بننے لگتی ہے۔ دماغ کو بھی جلا دیتی ہے۔

قیمت بیس روز کی خوراک عہ

ترکیب استعمال:۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ معجون پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دھلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تحریک جدید میں قربانی کرنیوالے ایک دوست کے سوالوں کا جواب

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے جن مخلصین نے تحریک جدید کے پانچوں سالوں کا نہ صرف وعدہ کیا۔ بلکہ اسے سو فی صدی پورا بھی کر دیا ہے۔ ان کی ایک فہرست شائع کی جا چکی ہے۔ اور دوسری فہرست عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ شائع شدہ فہرست کو دیکھ کر ایک دوست نے بعض سوال کئے ہیں۔ اگرچہ ان باتوں کا جواب شائع ہو چکا ہؤا ہے۔ مگر پھر بھی شائع کیا جانا اسلئے مناسب ہے۔ کہ ممکن ہے۔ بعض اور دوستوں کے دلوں میں بھی یہ امور قابل دریافت ہوں۔ اسلئے فائدہ عام کے لئے انہیں اخبار میں شائع کیا جاتا ہے۔

ع۱۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ میں نے پہلے سال -/-/60 دوسرے سال -/-/70 تیسرے سال -/-/80 چوتھے سال -/-/81 پانچویں سال -/-/82 تحریک جدید میں خدا کے فضل سے دیئے ہیں۔ اب آپ مجھے واضح الفاظ میں لکھیں کہ آیا میں "السابقون الاولون" کی اسی فہرست میں ہوں۔ جس میں کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شامل ہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ چونکہ آپ نے تحریک جدید کا چندہ ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ ادا کیا ہے۔ یعنی پہلے سال کے ساٹھ ہیں۔ اور دوسرے کے ستر جو پہلے سال سے زیادہ اور تیسرے کے اسی جو دوسرے سے زیادہ اور چوتھے سال کے اکاسی جو تیسرے سال سے زیادہ اور پانچویں سال کے بیاسی جو چوتھے سال سے زیادہ ہیں۔ پس آپ خدا کے فضل سے یقیناً تحریک جدید کے اس گروہ میں ہیں۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ہے۔ بشرطیکہ آپ چھٹے سال میں پانچویں سے زیادہ دیں۔ اور ساتویں سال میں چھٹے سے اضافہ کریں۔ اور آٹھویں سال میں ساتویں سے زیادتی کرلیں۔ اور نویں سال میں آٹھویں سے بڑھ کر دے لیں۔ اور دسویں سال میں نویں سال سے زیادہ وصول ہو جائے۔ اضافہ کی رقم خواہ کتنی ہی قلیل ترین کیوں نہ ہو پس آپ اس طرح "السابقون الاولون" کے اس گروہ میں خدا کے فضل سے رہیں گے۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

ع۲۔ میری اہلیہ نے پہلے سال -/-/5 دوسرے سال -/-/11 تیسرے سال -/-/15 چوتھے -/-/7 پانچویں سال -/-/8 دیئے۔ ان کے متعلق آپ تفصیل سے لکھیں۔ کہ وہ السابقون الاولون" کے اس گروہ میں ہیں یا نہیں جس میں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ اگر نہیں۔ تو آپ برائے مہربانی اچھی طرح سمجھا دیں۔ تاکہ میری اہلیہ بھی کمی پوری کر کے اس گروہ میں شامل ہو جائے۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے دس سال تک ہر سال پہلے سے زیادہ چندہ دیتے چلے جائیں گے۔ ہم کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ ہماری یہ خواہش اسکی رضا کے لئے ہو۔

آپ کی اہلیہ صاحبہ کے حساب سال اول -/-/5 سال دوم -/-/11 سال سوم -/-/15 سال چہارم -/-/7 سال پنجم -/-/8 سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے تیسرے سال کے بعد چوتھے سال میں پہلے سال کی رقم سے کچھ زیادہ دیا ہے۔ مگر تیسرے سال سے کم۔ بیشک وہ اس حساب سے "السابقون الاولون" کے اس گروہ میں شامل ہیں۔ جن کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ "جنہوں نے اپنے پہلے تین سالوں میں اپنے چندوں میں زیادتی کی۔ لیکن چوتھے سال آکر "میری رعایت اور قانون" سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے اتنا ہی چندہ دیا۔ جتنا کہ تحریک جدید کے سال اول میں دیا تھا۔ پس آپ کے گھر والے "السابقون الاولون" میں تو اب بھی ہیں۔ مگر اس گروہ میں نہیں۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ خود شامل ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ جو لوگ تحریک جدید میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان کو ہر وقت اجازت اور یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے گذشتہ سالوں کے چندوں میں اضافہ کرلیں۔ اسلئے آپ کے گھر والے سال چہارم اور سال پنجم کے چندے میں اب اضافہ کرلیں۔ تو وہ اس گروہ میں شامل ہو جائیں گی۔ جس میں آپ شامل ہیں۔ میں آپ کی آسانی اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے آپکے گھر والوں کا حساب مثال دیکر واضح کرتا ہوں۔ تا اچھی طرح سمجھ آجائے۔ آپ نے ادا کئے ہیں پہلے سال پانچ دوسرے سال -/-/11 تیسرے سال میں -/-/15 اس میں کسی اضافہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ ادا شدہ رقم "تحریک جدید کے پہلے دور کے اصول اور قانون کے مطابق ہے" دوسرے سال کے دورِ اول میں یعنی سال چہارم میں آپکے گھر والوں نے -/-/7 دیئے ہیں۔ "السابقون الاولون" کے اسی گروہ میں آنے کے لئے جسمیں کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ اب تیسرے سال کے -/-/15 سے چوتھے سال میں اضافہ ہونا چاہیئے تھا۔ جو نہیں کیا۔ مگر اب اضافہ کرنے کی اجازت ہے۔ مثلاً اب -/1/15 چوتھے سال کا کرلیں۔ تو آپ کو -/1/8 مزید ادا کرنا چاہیئے۔ اور سال پنجم میں چونکہ -/-/8 ادا کئے ہوئے ہیں اس لئے سال چہارم کے -/1/15 کو -/2/15 کرنا چاہیئے۔ اسی طرح سال پنجم کے مزید -/2/7 ادا کرنا چاہیئے۔ پس گویا آپکے گھر والے -/3/15 اب مزید ادا کریں۔ تو "السابقون الاولون" کے اس گروہ میں شامل ہو جائیں گے۔ جسمیں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ بشرطیکہ مثلاً سال ششم میں -/4/15 اور سال ہفتم میں -/5/15 اور سال ہشتم میں -/6/15 اور سال نہم -/7/15 اور سال دہم میں -/8/15 ادا کرتے چلے جائیں۔

ع۳۔ کیا ایسا آدمی بھی جس نے اب تک بالکل "تحریک جدید" میں حصہ نہیں لیا ہے۔ یا پہلے کسی سال میں کچھ ادا کیا ہو۔ اب شامل ہو سکتا ہے۔ اور "سابقون" میں بھی شامل ہو سکتا ہے یا نہیں واضح ہو۔ کہ اب بھی "تحریک جدید" میں مندرجہ ذیل احباب شامل ہو سکتے ہیں:۔

(۱) وہ جو طالب علم تھے۔ مگر اب برسر روزگار ہو گئے ہیں۔ یا ان کی آمدنی کے دوسرے ذرائع پیدا ہو گئے ہیں۔ (دوم) وہ لوگ جو تحریک جدید کے وعدوں کے وقت "کلی طور" پر نادار تھے۔ اور وعدے کے پورا کرنے کی بظاہر کوئی صورت نہ تھی۔ مگر اب اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیئے۔ اور ان کا ایمان اور ان کا اخلاص ان کی سلسلہ سے محبت اور ان کی دلی تڑپ ان کو مجبور کرتی ہے۔ کہ وہ "تحریک جدید کے جہاد کبیر" میں شامل ہو جائیں۔ ایسے دوستوں کو نہ صرف اب بھی شامل ہونے کی اجازت ہے۔ بلکہ وہ "سابقون" میں بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ وہ حضور کی خدمت میں اپنے وعدے پیش کر کے اسکی منظوری حاصل کریں۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ دوسرے سال میں پہلے سے زیادہ دیں۔ اور تیسرے میں دوسرے سال سے زیادہ دیں۔ یہ دورِ اول ہے۔ جس میں ہر سال میں اضافہ کی شرط ہے۔ مثلاً پہلے سال -/-/5 دوسرے -/1/5 تیسرے -/2/5 دے لیں۔ اور اب چوتھے سال میں جو دورِ دوم کا سال اول ہے۔ اس میں اگر پہلے سال کے برابر دے لیں۔ اور پانچویں سال میں -/1/5 اور آئندہ اضافہ کرتے چلے جائیں۔ تو سابقون الاولون میں شامل سمجھے جائیں گے۔ اگر دلی تڑپ ہو۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ والے گروہ میں شامل ہونا ہے۔ تو سال چہارم میں -/3/5 سال پنجم میں -/4/5 دینے چاہئیں۔ اور آئندہ سالوں میں بھی بڑھاتے جائیں۔ تو "ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنے والے گروہ" میں شامل ہو جائیں گے۔

(۳) وہ لوگ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے "تحریک جدید" کو سمجھا ہی نہیں تھا۔ یا کسی نے واضح طور پر سمجھایا نہیں۔ مگر اب تحریک جدید کی اہمیت اور اس کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "پانچ ہزار سپاہیوں والے کشف کے پورا کرنے والے ہونا" اور تحریک جدید میں قربانیاں کرنے والوں کا وہ بلند شان رکھنا کہ "بدری صحابہ" کے قائم مقام ہوں گے۔ اور کہ یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کے نام آئندہ نسلوں میں ہمیشہ کے لئے بطور "تاریخی یادگار" محفوظ کر دیئے جائیں گے۔ تا آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائیں کریں۔ ان کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ اس میں شامل ہوں۔ تو وہ اب شامل ہو سکتے ہیں۔ اور پانچ سال کا چندہ ادا کر سکتے ہیں۔

ع۴۔ وہ دوست جو نئے احمدی ہوئے ہیں۔ اور وہ نئے احمدی بھی جنہوں نے "تحریک جدید" کی "اہمیت" کو سمجھا ہی نہیں۔ مگر اب ان کو سمجھ میں آگیا ہے۔ کہ یہ وہ قربانی ہے۔ جس کا موقعہ اللہ تعالےٰ نے صدیوں کے بعد اپنے فضل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرمایا ہے۔ پس ایسے نئے احمدی بھی اب شامل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ وہ سابقون الاولون میں بھی شمولیت کا فخر حاصل کر سکتے ہیں۔

ع۵۔ وہ دوست تحریک جدید میں شروع سے حصہ لیتے آرہے ہیں۔ یا صرف سال پنجم سے شامل ہوئے ہیں۔ ایسے دوست جو شروع سے حصہ لیتے آرہے ہیں۔ وہ اگر توفیق پائیں۔ تو اپنے بیوی بچوں یا اپنے خاندان کے مرحوم آباؤ اجداد کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید دے سکتے ہیں کیونکہ ان کا ایسا کرنا اضافہ کہلاتا ہے۔ اور اضافہ کر لینے کی ہر ایک حصہ دار کو عام اجازت ہے۔ اور ایسے لوگوں کی طرف سے پانچوں سالوں کا چندہ دیا جانے کی اجازت ہے۔ اور حسب طریق بالا وہ ہر سال اضافہ کے ساتھ دیتے ہوئے "سابقون الاولون" میں بھی ان کو شامل کر سکتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہ دوست جو صرف سال پنجم میں شامل ہیں۔ وہ باقاعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فہرست میں نام لانے کے لئے گذشتہ سال اول۔ سال دوم۔ سال سوم۔ سال چہارم کا چندہ بھی دے سکتے ہیں۔ اور ان کو دینا چاہیئے۔ تا ان کے نام بھی فہرست "پانچہزار" میں آجائیں۔

جو صاحب سوال کرنے والے ہیں۔ ان سے گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے لڑکے کی طرف سے سال اول۔ سال دوم۔ سال سوم اور سال چہارم اور سال پنجم کا چندہ پانچ روپیہ پانچ روپیہ۔ ایک آنہ۔ پانچ روپیہ دو آنہ۔ پانچ روپیہ تین آنہ پانچ روپیہ چار آنہ دے کر اپنے بچے کو بھی "سابقون الاولون" کے اس گروہ میں شامل کر سکتے ہیں۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ خود شامل ہیں۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ شامل ہونا چاہتی ہیں۔

۶۔ وہ دوست اب شامل نہیں ہو سکتے جنہوں نے عمداً تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا ہے۔ اور غفلت یا بے پرواہی میں وقت کھو یا ہے۔ مگر ایسے دوستوں کو بھی سال ششم کی قربانی کے مطالبہ کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اور اب کچھ صدقہ و خیرات کرتے رہنا چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ اس وقت شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جتنا ہو سکے ثواب حاصل کر سکیں۔ والسلام۔

برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید

# دار الامان کا ہفتہ

(۱) ایام زیر رپورٹ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دھرمسالہ میں تشریف فرما ہیں۔ ۷ ر جولائی جمعہ پڑھانے کے واسطے حضور تشریف لائے۔ اور ۸ ر جولائی بخیریت واپس دھرمسالہ تشریف لے گئے۔ حضور کی صحت اچھی ہے الحمد للہ

(۲) درخواست دعا۔ ایک احمدی بھائی ملک غلام حسین سیال اپنے گاؤں میں نئے نئے احمدی ہوئے ہیں۔ اور اکیلے ہیں۔ ان کے متعلقین اور اہل گاؤں بہت تنگ کر رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ خدا ان کو استقلال بخشے۔ اور وہاں ایک جماعت بنا دے۔

(۳) مرزا گلزار حسین صاحب کی لڑکی شیر خوار فوت ہو گئی ہے۔ احباب سے نعم البدل کی درخواست دعا ہے


# درد گردہ یا گردہ کی پتھری

یہ دونوں نام در اصل ایک ہی بیماری کے ہیں۔ جب گردوں میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے تو صرف پیدا ہو جانے سے چنداں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ہاں اس قدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ گردوں کی جگہ پر ذرا بوجھ سا ہے۔ (گردوں کا مقام کمر سے ذرا اوپر ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں واقعہ ہے) جن کے گردوں میں پتھری ہوتی ہے۔ ان کو ہمیشہ یا کبھی کبھی قبض ہو جاتا ہے۔ یعنی پاخانہ کھل کر نہیں آتا۔ دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور بعض لوگوں کو کمر میں درد بھی رہتا ہے۔ گرم اور ترش چیزیں یعنی گوشت۔ سرخ مرچ اچار وغیرہ کھانے سے اور گرم موسم میں سفر کرنے سے پیشاب جل کر آتا ہے۔ اور بعض کو ریت سی چیز پیشاب میں خارج ہوتی ہے۔ لیکن جب پتھری سے چھوٹا سا ٹکڑا ٹوٹ کر پیشاب کی نالیوں میں پھنس جاتا ہے۔ تو پھر خدا کی پناہ شدت سے درد ہوتا ہے۔ جو برداشت سے باہر ہوتا ہے۔ اسی کا نام درد گردہ یا قولنج گردہ ہے

**علاج:۔** ڈاکٹروں میں تو یہی مشہور ہے۔ کہ اپریشن سے پتھری نکال دی جائے۔ لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ جان کا خطرہ اور خرچ زیادہ

**ہمارا طرز علاج:۔ "پتھری توڑ ۱؎"**

یہ ایک خاص دوا ہے۔ جو اس بیماری کا کامیاب علاج ہے۔ اس کے استعمال سے پتھری گھل کر پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ ساری خارج ہو جاتی ہے۔ اور گردے بالکل خالی ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا تلخ اور بد مزا نہیں۔ قدرے نمکین ہے۔ جو آسانی سے کھائی جاتی ہے۔ تین ماہ تک کھانی چاہیئے۔ تین ماہ کی دوا کی قیمت چھ روپے ہے۔ اور اگر قبض بھی ہو۔ تو "قبض کشا گولیاں ۱؎" کا استعمال کریں۔ ۶۰ گولیوں کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ۔

**دواخانہ و مطب حکیم مولوی نظام الدین مبلغ ممتاز الاطبا ر قادیان ضلع گورداسپور**



# بعض قطعات سکنی قابل فروخت

(۱) اس وقت ریلوے سٹیشن قادیان کے پاس شمالی حصہ کے ساتھ متصل بجانب غرب دوکانوں کے لئے صرف تین قطعات قابل فروخت باقی ہیں۔ جن میں سے ہر ایک قطعہ کا ماتھا پچاس فٹ کی فراخ سڑک پر ۳۷ ½ فٹ اور طول ۶۰ فٹ ہے۔ اور عقب میں پانچ فٹ کی گلی ہے۔ ہر ایک قطعہ میں برلب سڑک تین اچھی بڑی دوکانوں کی اور میں ایک رہائشی مکان کی گنجائش ہے۔ قیمت فی قطعہ ساڑھے سات سو روپیہ معاًصہ مقرر ہے۔

(۲) محلہ دار الیسر میں (جو محلہ دار الرحمت کے شمال میں ہے) اس وقت چار طرح کے قطعات قابل فروخت ہیں۔ اول پچاس فٹ کی سڑک پر بہ نرخ ۱۷/۸ فی مرلہ۔ دوم تیس فٹ والی سڑک پر بہ نرخ ۱۵ فی مرلہ۔ سوم اندرون محلہ بیس بیس فٹ کی سڑکوں پر بہ نرخ ۱۲/۸ فی مرلہ۔ چہارم نشیبی قطعات یا جن کا کوئی حصہ نشیبی ہے۔ ان کے نرخ نشیب کی وجہ سے بہت ہلکے رکھے گئے ہیں۔ اور ہر ایک قطعہ کا نرخ اسکی حیثیت کے مطابق الگ الگ مقرر ہے۔

(۳) محلہ دار الرحمت کے مختلف بلاکوں میں مختلف رقبوں کے قطعات اچھے اچھے موقع کے قابل فروخت موجود ہیں۔ ہر ایک قطعہ کی قیمت اس کے موقعہ کے مطابق الگ الگ مقرر ہے۔

(۴) بعض قطعات محلہ دار الشکر غربی میں اور محلہ دار البرکات میں بھی موجود ہیں۔ دار الشکر میں نرخ ۱۲/۸ فی مرلہ ہے۔ اور دار البرکات میں ہر قطعہ کے موقع کے مطابق نرخ مقرر ہے۔ یہ سب قطعات (مذکورہ فقرہ ۱ تا ۴) حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کے ہیں۔ ان کی خرید کے لئے خط و کتابت یا گفتگو خاکسار کے ساتھ کی جائے۔ اور زر ثمن حضرت ممدوح کی خدمت میں ادا کیا جائے۔

(۵) اس وقت خلافت جوبلی فنڈ کے بعض قطعات بھی قابل فروخت ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی طرف سے بطور چندہ آئے ہیں۔ جن میں سے بعض محلہ دار الشکر میں ہیں۔ بعض محلہ دار الیسر میں برلب سڑک کلاں یا اندرون محلہ۔ بعض احمدیہ فارم کے شمال میں اور بعض کھیتوں کی صورت میں ہیں۔ ہر ایک قطعہ کے موقع کے مطابق قیمت الگ الگ مقرر ہے۔ (۶) ان قطعات کے علاوہ اس وقت پرائیویٹ قطعات بھی قادیان کی پرانی آبادی میں اور نئی آبادی کے مختلف محلوں میں۔ اور کھیتوں کی صورت میں قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خود تشریف لا کر یا اپنے کسی معتبر کے ذریعہ سے موقع وغیرہ کے متعلق اطمینان کر کے سودا کر سکتے ہیں۔ قطعات کا محل و قوع وغیرہ معلوم کرنے کے لئے نقشہ آبادی قادیان منگوایا جاوے۔ جسکی قیمت کاغذ کے مطابق ۸ ر ۶ ر اور ۴ ر مقرر ہے۔ نیز جو احباب اپنا کوئی قطعہ وغیرہ فروخت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ خاکسار سے مل کر یا بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کر کے فروخت کر سکتے ہیں۔

**خاکسار دپروفیسر محمد اسماعیل احمدی مہتمم فروخت اراضی۔ قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فتاوی احمدیہ

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

## اذان کے وقت بات کرنا اور پڑھنا منع نہیں ہے

عصر کی اذان ہوئی۔ اور نواب صاحب اور مشیر اعلےٰ خاموش ہو گئے۔ حضرت اقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ اذان میں باتیں کرنی منع نہیں ہیں۔ آپ اگر کچھ اور بات پوچھنا چاہتے ہیں۔ تو پوچھ لیں۔ کیونکہ بعض باتیں انسان کے دل میں ہوتی ہیں۔ اور وہ کسی وجہ سے ان کو نہیں پوچھتا۔ اور پھر رفتہ رفتہ وہ بُرا نتیجہ پیدا کرتی ہیں۔ جو شکوک پیدا ہوں۔ ان کو فوراً باہر نکالنا چاہیئے۔ یہ بُری غذا کی طرح ہوتی ہیں۔ اگر نہ نکالی جائیں۔ تو سوء ہضمی ہو جاتی ہے۔

۱۷ر اپریل ۱۹۰۲ء کو ایک شخص اپنا مضمون اشتہار دربارہ طاعون سنا رہا تھا۔ اذان ہونے لگی۔ وہ چپ ہو گیا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ پڑھتے جاؤ۔ (الحکم مئی ۱۹۰۳ء)

## نماز میں جواب دینا

مورخہ ۲۹ر نومبر ۱۹۰۷ء کو ایک شخص نے سوال ذیل پیش کیا:۔

سوال:۔ اگر ایک احمدی بھائی نماز پڑھ رہا ہو۔ اور باہر سے اس کا افسر آجاوے۔ اور دروازہ کو ہلا ہلا کر اور ٹھونک ٹھونک کر پکارے اور دفتر یا دوائی خانہ کی چابی مانگے۔ تو ایسے وقت میں اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اسی وجہ سے ایک شخص نوکری سے محروم ہو کر ہندوستان واپس چلا گیا۔

جواب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ایسی صورت میں ضروری تھا۔ کہ وہ دروازہ کھول کر چابی افسر کو دے دیتا۔ کیونکہ اگر اس کے التوا سے کسی آدمی کی جان چلی جاوے۔ تو یہ سخت معصیت ہو گی۔ احادیث میں آیا ہے۔ کہ نماز میں چل کر دروازہ کھول دیا جاوے۔ تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ایسے ہی اگر لڑکے کو کسی خطرہ کا اندیشہ ہو۔ یا کسی موذی جانور سے جو نظر پڑتا ہو۔ ضرر پہنچتا ہو۔ تو لڑکے کو بچانا اور جانور کو مار دینا اس حال میں کہ نماز پڑھ رہا ہے۔ گناہ نہیں ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بلکہ بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ گھوڑا کھل گیا ہو۔ تو اسے باندھ دینا بھی مفسد نماز نہیں ہے۔ کیونکہ وقت کے اندر نماز تو پھر بھی پڑھ سکتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اشد ضرورتوں کے لئے نازک مواقع پر یہ حکم ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ہر ایک قسم کی رفع حاجت کو مقدم رکھ کر نماز کی پروا نہ کی جاوے۔ اور اسے بازیچہ طفلاں بنا دیا جائے۔ نماز میں اشغال کی سخت ممانعت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہر ایک دل اور نیت کو بخوبی جانتا ہے۔ (الحکم دسمبر ۱۹۰۷ء)

## امام کا لمبی سورتیں پڑھنا

۱۶ر اپریل ۱۹۰۵ء کو کسی شخص نے ذکر کیا۔ کہ فلاں دوست نماز پڑھانے کے وقت بہت لمبی سورتیں پڑھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو چاہیئے۔ کہ نماز میں ضعفاء کی رعایت رکھے۔ (بدر ۲۸ر مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

## امام مقتدیوں کا خیال رکھے

سوال پیش ہوا۔ کہ ایک پیش امام ماہ رمضان میں مغرب کے وقت لمبی سورتیں شروع کر دیتا ہے۔ مقتدی تنگ آتے ہیں۔ کیونکہ روزہ کھول کر کھانا کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ دن بھر کی بھوک سے ضعف لاحق حال ہوتا ہے۔ بعض ضعیف ہوتے ہیں۔ اسی طرح پیش امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہو گیا ہے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ کہ پیش امام کی اس معاملہ میں غلطی ہے۔ اسکو چاہیئے۔ کہ مقتدیوں کی حالت کا لحاظ رکھے۔ اور نماز کو ایسی صورت میں بہت لمبا نہ کرے۔ (البدر ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

## ایسے احمدی کی امامت جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھے

ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ ایک حضور کا مرید ہے۔ وہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے۔ اور کبھی کبھی ہمارا امام بننے کا بھی اس کو اتفاق ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ جبکہ وہ لوگ ہم کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ۴۵

۴۵ کہ اگر ہم ان کو کافر کہنے میں غلطی پر ہیں۔ تو ہم خود کافر ہیں۔ تو اس صورت میں ان کے پیچھے نماز کیونکر جائز ہو سکتی ہے۔ ایسا ہی جو احمدی ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے۔ اسکے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ (بدر ۲۳ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

# مختصر فہرست کتب خانہ قاسم العلوم قادیان

**قرآن مجید بطرز لیسرنا القرآن معرّا۔** نہایت خوشخط اعلیٰ کاغذ عمدہ چھپائی مجلد۔ ۴ر عگ

**حمائل شریف مترجم مجلد۔** خوبصورت عمدہ خط و کاغذ و چھپائی وغیرہ۔ عگ

**حمائل شریف جیبی معرّا۔** سفید کاغذ پر عمدہ اور سفر و حضر میں تلاوت کے قابل۔ ۸ر

**کلید قرآن مترجم۔** نہایت آسانی سے قرآن مجید کی ہر ایک آیت نکالی جا سکتی ہے۔ ۸ر

**درس القرآن حضرت خلیفہ اولؓ۔** حضرت نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کا درس قرآن مکمل۔ عگ

**تبلیغ رسالت مکمل دس جلد مجلد۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام اشتہارات کا مجموعہ جو حضورؑ نے اپنی صداقت۔ اسلام کی صداقت پر بطور اتمام حجت ۱۸۷۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک شائع کئے۔ عـــہ

**سیرۃ النبی صلعم حصہ اول۔** حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرۃ جسکو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے مرتب کیا۔ قابل دید ہے۔ عہ

**سیرۃ المہدی حصہ اول۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مرتبہ و مؤلفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ۔ قابل دید۔ عہ

**ریویو براہین احمدیہ۔** مولوی محمد حسین بٹالوی کا وہ زبردست تبصرہ جو اس نے براہین احمدیہ پر کیا۔ اور اب نایاب تھا۔ اسکو طبع کرایا گیا ہے عہ

**رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب لاہور۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر علماء مذاہب کے لیکچروں کا مقابلہ۔ عہ

**درثمین عربی مترجم۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظموں کا مجموعہ معہ ترجمہ۔ ۱۰ر

**تحفۃ النصاریٰ۔** عیسائیوں کے جواب میں لاجواب کتاب۔ ۱۰ر

**فصل الخطاب ہر دو حصہ۔** حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی نادر تصنیف ردّ نصاریٰ۔ عگ

**پیشگوئی احمد بیگ۔** نکاح والی پیشگوئی کی صداقت کے دلائل از خادم گجراتی۔ ۱ر

**انذاری پیشگوئی۔** احمد بیگ والی پیشگوئی پر بحث از مولوی غلام احمدؐ مولوی فاضل۔ ۱ر

**انسان کامل۔** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخصوص صفات کا دیگر پیشوایان مذاہب و انبیاء علیہم السلام سے علمی موازنہ و مقابلہ از میر محمد اسحاق صاحب۔ ۱ر

**اسلام میں اختلافات کا آغاز۔** حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا زبردست لیکچر لاہور قابل دید۔ ۳ر

**سیرت المسیح موعود۔** حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی قلم سے حضرت اقدسؑ کے حالات غیروں میں تقسیم کرنے کے لائق ار

**سیرت مسیح موعود۔** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے قلم مبارک سے حضرت اقدسؑ کے حالات برائے تقسیم ار

**کلام محمود منظوم مکمل۔** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا منظوم کلام قسم اول ۳ر قسم دوم ۲ر

**گلدستۂ عرفان۔** حضرت صاحبزادگان سلمہا الرحمٰن کا منظوم کلام۔ ۱ر

**حجۃ البالغہ۔** حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔ اے کا زبردست رسالہ وفات مسیحؑ پر۔ ۳ر

**ہمدردانہ خط۔** حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کا تبلیغی خط جو ہر ایک غیر احمدی کو بھیجا جاوے۔ ار

**آئینہ صداقت انگریزی۔** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے رسالہ آئینہ صداقت کا جو بجواب اہل پیغام تھا۔ انگریزی میں ترجمہ ہو کر تحریک جدید نے دوبارہ طبع کروایا ہے۔ مجلد ہے۔ ع۶

**عقائد احمدیہ۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا عقیدہ متعلق مسائل اسلامیہ۔ غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے کا تحفہ فی صدی پانچ روپیہ۔ فی ار

**چشمہ صداقت۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک زبردست لیکچر۔ ۱ر

**زندہ نبی۔ زندہ مذہب۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک معرکۃ الآراء تقریر ۱ر

**ہستی باریتعالیٰ۔** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا رسالہ ہستی باریتعالیٰ کے ثبوت میں قابل دید ار

**پیغام آسمانی۔** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا زبردست لیکچر برائے تبلیغ و صداقت سلسلہ ار

**دیوان عالی کا فیصلہ۔** صداقت مسیح موعود پر زبردست رسالہ غیر احمدیوں پر اتمام حجت۔ ار

**تائید حق۔** مولوی حسن علی صاحب مرحوم کی زبردست کتاب صداقت مسیح موعودؑ پر لاجواب۔ ۳ر

**ایک چیلنج دربارہ امام الزمان۔** سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا زبردست چیلنج علمائے اسلام کو فی صدی صہ فی ار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**رسالہ ختم نبوت۔** خاتم النبیین کی تفسیر از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ار

**کلمۃ الحق۔** شیعوں کے ساتھ احمدیوں کا مباحثہ بمقام جلال پور جٹاں از حافظ روشن علی صاحب مرحوم۔ ۳ ر

**چشمۂ توحید۔** حضرت صاحبؑ کا زبردست لیکچر توحید الٰہی پر۔ ار

**ولادت مسیحؑ۔** مسیح کا بن باپ ہونا اور اہل پیغام کے عقیدہ کی تردید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے۔ ار

**رسالہ دینیات حصہ اول۔** احمدی بچوں کی تعلیم کے واسطے احمدی عقائد کا رسالہ۔ ۱۰ ر

**برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول۔** آریوں کے رسالہ رنگیلا رسول وغیرہ کا جواب غیروں کی تحریروں سے۔ ۱۰ ر

**احسانات مسیح موعودؑ۔** حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات جو غیروں کے ساتھ مذہبی مسائل میں کئے ہیں۔ جلسہ سالانہ کا ایک زبردست لیکچر۔ ۱۰ ر

**تفسیر سورۃ العصر۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم مبارک سے تفسیر سورۃ العصر۔ ۱۰ ر

**نماز انگریزی باتصویر۔** غیر مسلموں انگریزوں کو نماز سکھانے کے لئے یہ رسالہ انگریزی ہے۔ ۲ ر

یہ نہایت مختصر فہرست ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور دیگر احمدی مصنفین کی وہ کتابیں جو سلسلہ کے متعلق ہیں۔ اس کتب خانہ سے مل سکتی ہیں۔ بپتہ ذیل سے طلب کریں۔ محصولڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

**منیجر کتب خانہ قاسم العلوم قادیان (پنجاب)**

# وصیتیں

**ع ۵۴۰۹۔** میں حشمت بی بی زوجہ حکیم شیخ محمد قوم قریشی عمر قریبًا ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ڈیریوالہ داروغیاں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵ ۶/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل زیورات ڈنڈیاں طلائی وزنی ۳ تولہ ریلاں طلائی وزنی ۲½ تولہ۔ انعام طلائی ۸ ماشہ۔ چوڑیاں نقرہ ۱۴ تولہ۔ بانکاں نقرہ وزنی ۱۸ تولہ ایک جوڑی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں انشاء اللہ کوشش کروں گی۔ کہ میں وصیت کے حصہ کو اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ میرے ورثاء کا فرض ہوگا۔ کہ میری اس وصیت کی پوری پوری پابندی کریں۔ حق مہر میں نے اپنے خاوند سے وصول پا لیا ہے۔ فقط ۲۵ ۶/۳۹۔

العبد:۔ حشمت بی بی زوجہ حکیم شیخ محمد قوم قریشی ساکن ڈیریوالہ موصیہ مذکور نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ حکیم شیخ محمد ولد علی محمد قوم قریشی ساکن ڈیریوالہ داروغیاں بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ عزیز احمد ولد شیخ محمد قوم قریشی ساکن ڈیری والہ پسر موصیہ۔ گواہ شد جمال الدین ولد میراں بخش صاحب سکنہ ڈیریوالہ تحصیل و ضلع گورداسپور بقلم خود ۲۵ ۶/۳۹

**ع ۵۴۰۶۔** میں زینب بی بی زوجہ چودھری محمد شفیع صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۶/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر مبلغ -/-/500 روپیہ ہے۔ زیور قیمتی -/-/200 روپیہ ہے۔ کل مبلغ -/-/700 روپیہ ہوتا ہے۔ جس میں سے مبلغ -/-/200 روپیہ میں نے اپنے خاوند چودھری محمد شفیع صاحب سے وصول کر لیا ہے۔ اور زیور بھی میرے قبضہ میں ہے۔ یہ سب مبلغ -/-/400 روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت مبلغ -/-/40 روپیہ ابھی ادا کرتی ہوں۔ باقی تین سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/-/30 روپے باقساط ادا کر دوں گی۔ یا اسکی ادائیگی کے ذمہ وار میرے خاوند مسمی محمد شفیع صاحب ہیں۔ وہ ادا کر دیں گے۔ کیونکہ -/-/300 روپیہ حق مہر ان سے ابھی میں نے وصول کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ہاں اگر میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جس پر میرے ورثاء کو دخل اندازی کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ فقط ۱۹ ۶/۳۹

العبد:۔ زینب بی بی سکنہ گھٹیالیاں حال وارد بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر نور الدین بقلم خود بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ محمد شفیع خاوند موصیہ زینب بی بی بنت مولوی غلام رسول صاحب بدوملہی ۱۹ ۶/۳۹

**ع ۵۳۸۶۔** میں عبد العظیم ولد حاجی قطب الدین صاحب قوم شیخ درزی سکنہ کلاسوالہ ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء حال وارد شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب مقبول منزل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

ایک مکان واقع موضع کلاس والہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ محدود ذیل شمال مکان عبد الحکیم برادر حقیقی جنوب و مشرق حویلی برادر حقیقی سراج دین و مغرب رہائشی مکان برادر سراج دین مذکور جسکی قیمت مبلغ آٹھ صد روپیہ ہے۔ ایک مکان واقع موضع مذکور در اڈہ ٹانگا و موٹر بحدود ذیل شمال سٹ دی بکریاں والا۔ جنوب کھولہ نندو مشرق جائے سفید شاملات دیہہ۔ مغرب سڑک شارع عام قیمتی دو صد روپیہ۔ یہ ہر دو مکان میری واحد ملکیت ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور آمدن کا ذریعہ کوئی نہیں ہے۔ میں ضعیف ہوں۔ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ میرا گذارہ میرے لڑکے محمد مقبول کے ذمہ ہے۔ میں اپنی زندگی میں کوشش کروں گا۔ کہ مبلغ ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ادا کر دوں گا۔ ورنہ اس کا انتقال بحق صدر انجمن احمدیہ کرا دوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عبد العظیم ولد شیخ قطب الدین قوم درزی ساکن کلاسوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ حال وارد شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب مقبول منزل بقلم خود ۱۹ ۵/۳۹ گواہ شد:۔ شیخ محمد حسین صاحب پسر موصی شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب مقبول منزل بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سراج دین برادر حقیقی موصی بابو عبد العظیم سکنہ کلاسوالہ۔

**ع ۵۴۱۵۔** حکیم شیخ محمد ولد علی محمد قوم قریشی عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۱ء ساکن ڈیریوالہ داروغیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۵ ۶/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میرا گذارہ اس وقت صرف ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ صرف بارہ روپیہ بصیغہ ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ ایک قطعہ زمین سفید موازی دس مرلہ واقعہ محلہ دار الرحمت جو کہ میں نے بقیمت مبلغ ایک سو پچیس ۱۲۵ روپیہ کو خرید کیا ہوا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ ۲۵ ۶/۳۹۔

العبد۔ شیخ محمد ولد علی محمد قوم قریشی موصی مذکور بقلم خود۔ گواہ شد:۔ جمال الدین ولد میراں بخش ساکن ڈیری والہ تحصیل و ضلع گورداسپور۔ گواہ شد:۔ عزیز احمد ولد شیخ محمد قوم قریشی ساکن ڈیری والہ۔

**ع ۵۴۰۸۔** منکہ غلام احمد ولد چودھری پیراندتا قوم آوان قریشی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جون ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ اراضی ۱۶ کنال واقعہ کوٹلی لوہاراں مشرقی ضلع سیالکوٹ موجودہ قیمت تخمیناً ۱۳۵۰ روپیہ دس مرلہ زمین محلہ دار البرکات میں قیمت ۱۷۰۰ روپیہ مبلغ ۱۷۰۰ روپیہ کل قیمت جائداد مذکورہ ۳۰۵۰ روپیہ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۱۳ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیا کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد:۔ غلام احمد ولد پیراندتہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ملک نادر خاں دوکاندار قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد بوٹے خاں دوکاندار بقلم خود۔ گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین